



صفہ

فہرست مضمون

4

اداریہ

قال اللہ تعالیٰ، قال الرسول ﷺ، کلام الامام علیہ السلام

خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ الرسالۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۶

15 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطباء اور ڈاکٹروں کے لئے زریں ہدایات

18 کفن مسیح کی زیارت

23 خبرنامہ

28 گل دستہ

32 بچوں کی دنیا

37 اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یو کے 2019ء

39 ہواشی

41 سات کے ہند سے کا لچپ استعمال

امیر جماعت برطانیہ

رفیق احمد حیات

بلیغ انچارج

عطاء الجیب راشد

گمراں

منصور احمد شاہ

مدبر اعلیٰ

ولید احمد

ایڈیٹر انگریزی

احمد بھنو، نذیم و فدر مین

سرور ق ڈیزاں

تونیر یخوکھر

مینیجمنٹ - شیخ طاہر احمد

تزریل

رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان،

ارصلان توپیر ملک، دانتیال احمد

صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان،

وقار خالد، ولید احمد، جلیس حامد،

یاسراحمد، اولیس احمد، تقدیق خان،

کامل محمد، عادل محمد -

ادارتی بورڈ

لطیف احمد شیخ، مبارک صدیقی،
رانا عبد الرزاق خان

پروف ریڈنگ

محمد احمد عمر، افضل ربانی،
رانا عبد الرزاق خان

ٹائم پسینگ

لطیف احمد شیخ، سید حسن خان،

میگرین ڈیزاں

انگریمانی

سرور ق ڈیزاں

مرزا ندمگم احمد



سال ۲۰۱۸ء ہمارے لئے بہت سی یادیں چھوڑ گیا۔ اس سال جہاں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش، افضالِ الہی کے نظاروں اور تائیدِ الہی کے ایمان افروز واقعات تاریخ کا حصہ بن گئے وہاں دوران سال شہید ہونے والے ہمارے چند احمدی بھائی بھی اپنے عہد کو نجانے کے عظیم نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور کل عالم کو بھی بتا گئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کو پاتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی آپیاری کا باعث بھی بن گئے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہاپنے خطبات میں ذکر فرمایا کہ ہماری خوشیاں، ہمارے غم اور ہمارے دکھ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حضور ہے۔ ہمیں ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمْوَذَ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ كَيْبَابُهُ جَلَّ طَوْبَهُ مِنْهَا ۝ وَمَنْ يُرِدُ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فَتُؤْتَهُ مِنْهَا ۝ وَسَنَجِزُ إِلَيْهِ الشَّكِيرِينَ

ترجمہ: اور کسی جان کے لئے مرا ممکن نہیں سوائے اس کے کہ اللہ کے اذن سے ہو۔ یہ ایک طے شدہ نوشتہ ہے۔ اور جو کوئی دنیا کا ثواب چاہے ہم اُسے اُس میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے ہم اُسے اسی میں سے عطا کرتے ہیں۔ اور ہم شکر کرنے والوں کو یقیناً جزا دیں گے۔ (سورۃ آل عمران: ۱۳۶) اترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

گزشته سال کے چند آخری دن اور اسی طرح نئے سال کے بھی چند شروع کے دن ایک دوسرے کو رسی مبارکبادیں دینے میں گزر جاتے ہیں جبکہ حقیقت میں تو نہ صرف ہمیں خود بلکہ دوسروں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہئے کہ گزشته سال میں ہم سے حقوق اللہ اور حقوق العباد نجانے میں جو کوتاہیاں ہو گئی ہیں اور جو کمیاں رہ گئی ہیں ہم سب اس نئے سال میں انہیں دُور کرنے کا عہد کریں۔ ہمیں اس بات کا ادراک کرنا ہو گا کہ نئے سال میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اُس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اُس کے آگے جھکنا ہو گا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ ہمیں اُس عہد کو بھی نجھانا ہو گا جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد بیعت کے ذریعہ سے کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی دنیا بھر کے تمام احباب جماعت کو نئے سال کی آمد پر نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ

”ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسی مبارکباد دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے نہ ہی رسی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقت مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور انہیں کمزور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشته سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہو گئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دُور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عہد باندھا ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ جنوری ۲۰۱۹ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ان ارشادات کے مطابق کما حلقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قال اللہ تعالیٰ

فَادْكُرُونِيْ اذْكُرُكُمْ وَاشْكُرُواليْ وَلَا تَكْفُرُونَ

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۵۳) ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہم اللہ تعالیٰ)

قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصَّنَ شَوْكِ فَأَخْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ہنی پڑی ہوئی پائی۔

اس نے اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔

(حدیقة الصالحين صفحہ ۲۷۲: ترمذی باب ماجاء فی اماۃۃ الاذی عن الطریق)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا

جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کر کے اس کا شکر کرے اور غور کرے

کہ اتنے قوی اس کو س نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔

لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہو گا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی

ہر قسم کے قوی اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔

چاہئے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہئے تو

ناشکری کی وجہ سے ایک دم ضائع کر دے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۲۲)

خلاصہ خطبات جمعہ



فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت میرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی مسواری پر شائع کر رہا ہے)

اور لیکیں کہا اور قربانیاں دیں۔ چنانچہ ان قربانیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباً کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود یہ یہ غرباً کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتیٰ المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔“

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے افراد کو صرف آپ کی زندگی میں ہی قربانیوں اور اخلاص اور وفا میں نہیں بڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آج سے تقریباً ایک سو تیس سال قبل جو جماعت قائم فرمائی تھی اس جماعت میں ایسے قربانی کرنے والے مخلصین عطا فرماتا رہا ہے اور عطا فرماتا رہا ہے جو دین کی خاطرا پی طاقت کے مطابق اور بسا اوقات اپنی استطاعت و طاقت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور ان معیاروں پر بھی پورا اُتر رہے ہیں اور ان وعدوں سے بھی حصہ لے رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ یہ معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے قائم کردہ اس جماعت میں ہی نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں احمدیوں کی مالی قربانیوں کی ایمان افروز مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعات دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے لوگوں کے ہیں جو اس عہد کو نبھار ہے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنا مال پیش

مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ
تحریک جدید کے پچاسیوں سال کا اعلان

۹ نومبر ۲۰۱۸ء، بريطانیہ، نبوت ۱۳۹۷ء، ہجری مشی
بمقام مجدد بیت الفتوح، لندن

حضور انور نے تشهد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیات ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵ اور ۲۷۵ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ ”میں جو بار بارتا کیا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔۔۔۔۔ اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔۔۔۔۔ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یا اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشا کی تعمیل ہے۔“ فرمایا: ”یہ وعدے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گناہ برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جماعت عطا فرمائی جس نے آپ کی بات کو سُنَا



امریکہ اور گوئے مالا کے کامیاب دوروں میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر

۱۶ نومبر ۲۰۱۸ء بھلابق ۱۲ نوبت ۱۳۹۷ھجری
سشی بمقام مجہبیت الفتوح لندن

حضور انور نے تشریف، تعوداً و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کو تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کی وجہ سے میں نے امریکہ اور گوئے مالا کا جو گزشتہ دنوں سفر کیا تھا اس کے متعلق ذکر نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دوروں کے ثابت اثرات ہوتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے تعلق کے لحاظ سے بھی اور جماعتی انتظامی لحاظ سے بھی براہ راست مشاہدہ اور معلومات سے بہت سی چیزیں میرے علم میں آجاتی ہے۔ تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و سوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ ملاقاتوں کی صورت میں بھی اور مساجد کے افتتاح یا ریسپشن وغیرہ میں۔ دوسرے میدیا کے ذریعے سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آجاتی ہے۔ اور تیسرا بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے، افراد جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کے ایمان و اخلاص اور جو تعلق ہے موڈت و اخوت کا، محبت اور بھائی چارے کا اس میں

کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ یہ انقلاب جو احمدیت کے ذریعے سے ان میں آرہا ہے کہ عبادتوں میں بڑھ رہے ہیں اور مالی قربانیوں میں بھی بڑھ رہے ہیں۔ یہ ایک عجیب انقلاب ہے۔ اور یہ ان سب پرانے احمدیوں کو بھی توجہ دلانے والا ہے جن کی توجہ عبادتوں کی طرف کم ہے اور باوجود حالات اچھے ہونے کے مالی قربانیوں کی طرف بھی کم ہے۔

حضور انور نے تحریک جدید کے ۸۵ ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ چوراسیویں سال میں آمدہ روپروٹس کے مطابق 12.79 ملین سے زیادہ پاؤڈل اللہ تعالیٰ نے مخلصین کو قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ گزشتہ سال مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان تو پہلے نمبر پر ہوتا ہی ہے اس کے بعد جمنی نمبر ایک، برطانیہ نمبر دو، امریکہ نمبر تین، کینیڈا نمبر چار، پانچ پہ بھارت، چھٹے پہ آسٹریلیا، ساتویں پر مدل ایسٹ کی ایک جماعت پھر آٹھویں پہ اندونیشیا، نویں پہ گھانا، دسویں پر پھر مدل ایسٹ کا، ہی ایک ملک ہے مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن ہیں لندن لی، لندن اے، مڈلینڈز، نارٹھ ایسٹ۔ پہلی دس بڑی جماعتیں، مسجد فضل، ووستر پارک، منگھم ساؤتھ، نیو مالڈن، بریڈفورڈ نارٹھ، اسلام آباد، برمنگھم ویسٹ، گلاسگو، جلنگھم، سکلتھورپ۔ پانچ چھوٹی جماعتیں ہیں۔ سپن ولی، سوانزی، نارٹھ ولیز، ساؤتھ فیلڈز، ایڈنبرا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کو اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

میڈیا کو رنج اچھی ہوئی۔ نیشنل ٹی وی گوئٹے مالانے میرے بارے میں خبر دی اور ہسپتال کے افتتاح پر منی رپورٹ نشر کی۔ نیشنل ریڈ یو چینل پر بھی رپورٹیں آتی رہیں۔ ایک اندازے کے مطابق لاطینی امریکہ کے مختلف ممالک کے پرنسپل میڈیا اور مختلف اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلوں کے ذریعہ سے تقریباً بیس ملین لوگوں تک ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر کے حوالے سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ سو شل میڈیا ٹاؤن، انسٹا گرام اور یو ٹیوب کے ذریعہ سے تیس لاکھ لوگوں تک یہ خبر پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ دورہ بڑا باہر کرت و کامیاب تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے آئندہ بھی نیک نتائج پیدا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں محترم ساوا دو گواہا عیل صاحب آف بور کینا فاسوکی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد ان کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

تیس بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاص و وفا کا تذکرہ

۲۳ نومبر ۲۰۱۸ء بہ طبقہ رنبوت ۷۴۱۳۹ جرجی مشی
بمقام مسجد بیت الفتوح - لندن

حضور انور نے تشهد، تعوداً و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج سے پھر میں بدری صحابہ کا ذکر دو بارہ شروع کروں گا۔ حضرت سنان بن ابی سنان بن واسد قبیلہ سے تھے۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور حدیث سمیت تمام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراپ تھے۔ حضرت تھجع جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ اسلامی شکر کے سب سے پہلے شہید تھے۔ حضرت عامر بن مخلد کا تعلق خرزج کے قبلیے بنو مالک بن نجاش سے تھا۔ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور اُحد کے دن یہ شہید ہوئے۔ حضرت ابو خزیمہ بن اوس۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ حضرت تمیم مولیٰ خراش۔ غزوہ بدر، اُحد میں شرکت کی۔

اضافہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت اور افراد جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیر معمولی تبدلی بھی پیدا ہوتی ہے اور جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حالات کے مطابق جوان ملکوں میں ہوتے ہیں براہ راست خطبات میں ان سے با تین بھی ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں اس سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین مساجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ عام طور پر امریکن سیاسی لیڈر بھی، پڑھا لکھا طبقہ بھی اور عالم لوگ بھی بات سننے والے اور اچھی بات کو سراہنے والے ہیں۔ پسند کرنے والے ہیں۔ اسلام کی حقیقی تعلیم ان تک صحیح طرح پہنچی نہیں۔ جن لوگوں تک پہنچی ہے، جن کا جماعت سے رابطہ ہے وہ اسلام کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں۔ اپس یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو امریکہ میں بھی اور دنیا میں بھی محنت سے اور صحیح طریق سے پھیلائیں۔ اسلام کا حقیقی پیغام جہاں غیر مسلموں کے لئے آنکھیں کھولنے والا ہے اور اسلام کی خوبصورت اور پر امن تعلیم کو واضح کرنے والا ہے وہاں مسلمانوں کو بھی اعتماد دیتا ہے، ان کو بھی پتہ چلتا ہے جو غیر از جماعت مسلمان ہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اس لئے احسان کمتری کی کوئی ضرورت نہیں۔ بعض غیر از جماعت مسلمانوں نے اس بات کا اظہار کیا جو ہمارے فتنہ نہ پر آئے تھے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جس طرح آپ پیش کرتے ہیں یہی حقیقی طریق ہے۔ غیر مسلم تو یہ پیغام سن کر جیران بھی ہوتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ اگر یہ اسلامی تعلیم ہے تو یقیناً لگتا ہے یہ کامیاب ہونے والی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فلاڈیلفیا میں مسجد بیت العافیت، بالٹی مور کی مسجد بیت الصمد، ورجینیا میں مسجد مسرو اور گوئٹے مالا میں ہیومنیٹی فرست کے ناصر ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر مختلف مہماں کے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے یو ایس اے کی میڈیا ٹیم نے اچھا کام کیا اور ان کے اچھے تعلقات ہیں۔ امریکہ میں ٹی وی کے ذریعے سے کل اٹھائیں لاکھ انہتر ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ اخبارات میں میرے دورے کے حوالے سے جو خبریں آئیں ان میں پینتالیس آرٹیکل شائع ہوئے۔ گوئٹے مالا میں بھی

کی نماز جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔ حضرت طفیل بن حارث۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ وفات ستر سال کی عمر میں ۳۲ ہجری کو ہوئی۔ حضرت ابو سلیط اُسیرہ بن عمرو۔ بدر اور دیگر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ خرزج کی شاخ عدی بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری۔ تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ حضرت عثمان کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت سعد بن عثمان بن خلدة انصاری۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ اسی سال کی عمر تھی جب ان کی وفات ہوئی۔ حضرت عامر بن امیہ۔ بدر میں شامل تھے۔ اُحد میں شہید ہوئے۔ قبیلہ بنو عدی بن نجار میں سے تھے۔ حضرت عمرو بن ابی سرح۔ قبیلہ بنو حارث بن فہر میں سے تھے۔ تین ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت عثمان کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عصمه بن حصین جو قبیلہ بن عوف بن خرزج سے تھے۔ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفہ بن عدی۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک تھے۔ حضرت معاویہ بن ماعص کی واقعہ بِر معونہ میں شہادت ہوئی۔ تعلق خرزج قبیلہ زرقتی سے تھا۔ بدر اور اُحد میں شریک تھے۔ حضرت سعد بن زید الالھلی۔ تعلق انصار کے قبیلہ بنو عبد الاشصل سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی نیکیاں کرنے اور قربانیاں کرنے اور اخلاص و وفا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت منذر بن قدامہ۔ تعلق قبیلہ بنو غنم سے تھا۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک تھی۔ حضرت حارث بن حاطب۔ تعلق انصار قبیلہ اوس سے تھا۔ غزوہ بدر کے لئے جاری ہے تھے کہ روحاء کے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا امیر بنا کر مدینہ واپس بھجوادیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا شمار بدر میں شامل ہونے والوں میں کیا۔ غزوہ نخیر میں آپ شہید ہو گئے۔ حضرت ثعلبہ بن زید۔ تعلق انصار کے قبیلہ بنو خرزج سے ہے۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت عقبہ بن وہب۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شامل تھے۔ حضرت حبیب بن اسود۔ جنگ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ حضرت عصیہ انصاری۔ تعلق قبیلہ بنو اشجع سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں وفات پائی۔ حضرت رافع بن حارث۔ تعلق انصار کے قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد اور خندق میں شریک ہوئے۔ حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔ حضرت رُحیلہ بن ثعلبہ انصاری۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ تعلق قبیلہ خرزج کی شاخ بنو بیاض سے تھا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ بن رَبَّا۔ ان کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ بدر اُحد اور خندق اور تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ۔ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت سلمہ بن سلامہ۔ انصاری تھے اور قبیلہ اوس کے خاندان بنو اشصل سے تعلق تھا۔ بدر سمیت تمام غزوات میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت عثمان کے زمانے میں وفات ہوئی۔ حضرت جبر بن عتیک۔ غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک تھے۔ وفات ۶۱ ہجری میں یزید بن معاویہ کے دور میں اکہتر سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت ثابت بن ثعلبہ۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق، حدیبیہ، نخیر، فتح مکہ اور غزوہ طائف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔ حضرت سہیل بن وہب۔ تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو فخر سے تھا۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر ۹ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور ان

بدری صحابہ رضوان اللہ یحیم کے اخلاص و وفا کا تذکرہ۔

مبلغ انڈونیشیا سیوطی احمد عزیز صاحب مرحوم کی
وفات پر ذکر خیر

۳۰ نومبر ۲۰۱۸ء، برباطیق، مدنوبت ۷، بھری ششی

بمقام مجده بیت القتوح - لندن

رخصت کو قبول کر لیا ہوتا۔ پھر حضرت عبیدہ بن حارث ایک صحابی تھے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو مطلب سے تھا۔ یہ ابتدائی ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ آپ بنو عبد مناف کے سرداروں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت حضرت عبیدہ بن حارث کی عمر ۲۳ سال تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان چند صحابہ کا ذکر کرنے کے بعد اب میں ہمارے انڈونیشیا کے ایک دیرینہ خادم، واقف زندگی، مبلغ سلسلہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی۔ ان کا نام سیوطی احمد عزیز صاحب تھا۔ ۱۹ نومبر کو ان کی وفات ہو گئی۔ دل کے شدید عارضے میں متلا تھے اور علاج کی غرض سے انہیں ربہ بھجوایا گیا تھا جہاں طاہر ہارٹ انسٹیوٹ ربہ میں ان کی ایک بڑی میہجر سر جری ہوئی اور کچھ دن بعد وہ صحبتیاب نہیں ہو سکے اور وفات پا گئے۔ انہوں نے جامعہ ربہ میں تعلیم حاصل کی۔ اپریل ۱۹۷۲ء کو بطور مرکزی مبلغ انڈونیشیا میں ان کی تقرری ہوئی۔ ۱۹۸۵ء میں میدان عمل میں ہی ان کی کارکردگی اور کام دیکھ کر ان کو شاہد کی ڈگری بھی ملی۔ سن ۲۰۰۰ء میں انہیں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۲ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل رہے۔ ۱۹۹۲ء سے ۲۰۱۶ء بیس سال تک رئیس انتیغڑ رہے۔ ۲۰۱۶ء سے لے کر وفات تک بطور پرنسپل جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں خدمت کی توفیق پائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف موقع پر جب بھی خلافت سے تعلق کا ذکر ہوتا آپ انہیں جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ربہ میں وفات ہوئی تھی۔ جسد خاکی پاکستان سے انڈونیشیا پہنچا اور ان کی تدفین مرکز پاروگ میں مقبرہ موصیان میں عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی بڑی تعداد جنازے میں شامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے سب لواحقین کو صبر جیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد اور آئندہ نسلوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم سیوطی احمد عزیز صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوداً و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سب سے پہلے حضرت ثابت بن خالد الانصاری ہیں۔ یہ قبیلہ بنو مالک بن نجاشی میں سے تھے۔ غزوہ بدر، احمد اور جنگ یمامہ میں شامل ہوئے اور اسی جنگ میں یہ شہید ہوئے۔ بعض کے نزدیک بڑی معونہ کے واقعہ میں موقع پر شہید ہوئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عرفطہ ہیں۔ آپ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ بھر جب شہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عرفطہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ پھر حضرت عقبہ بن عبداللہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بسرہ بنت زید تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور احمد میں شریک ہوئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر حضرت قیس بن ابی صعصہ ہیں۔ یہ انصاری تھے۔ ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے اور غزوہ بدر اور احمد میں شامل ہونے کا بھی ان کو شرف حاصل ہوا۔ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساقہ کی کمان آپ کے پرڈ فرمائی تھی۔ ساقہ لشکر کا وہ دستہ ہوتا ہے جو پیچھے حفاظت کی غرض سے چلتا ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کتنی دیر میں قرآن کریم کا ڈور کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پندرہ راتوں میں۔ حضرت قیس نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کر لیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے بھی زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگے تو آپ نے پندرہ راتوں میں ڈور کمل کرنا شروع کر دیا۔ تب یہ کہا کرتے تھے کہ کاش میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

پانچ بدری اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تذکرہ

لے رسمبر ۲۰۱۸ء برباطق ۷ فریض ۱۳۹۷ ہجری ششی
بمقام مجدد بیت الفتوح - لندن

حضرت زید بن خطاب ہے۔ آپ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے اور حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔ یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے۔ غزوہ بدر، أحد، خندق، حدیثیہ اور بیعت رضوان سمیت غزوہات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی موانعات حضرت مُعن بن عدی کے ساتھ کروائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ جب حضرت زیدؓ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ زید پر حرم کرے۔ میرا بھائی دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی اسلام قبول کرنے میں بھی مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبادہ بن خشاش ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بیکی سے تھا غزوہ بدر میں شریک تھے۔ غزوہ أحد میں شہید ہوئے اور آپ کو حضرت نعمان بن مالک اور حضرت مجذہ بن ذیاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ اگلے صحابی جن کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام حضرت عبداللہ بن جد ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن جدؓ غزوہ بدر اور غزوہ أحد میں شریک ہوئے۔ اگلے جن صحابی کا ذکر ہے یہ حضرت حارث بن اوس بن معاذ ہیں۔ آپ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوہ بدر اور أحد میں شریک ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر لوگوں کے قدموں کی پیروی کرتے ہوئے نکلی۔ میں نے اپنے پیچھے سے زمین کی آہٹ سنی۔ پلٹ کر دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ تھے اور آپ کا بھتیجا حارث بن اوس بھی ہمراہ تھا جو اپنی ڈھال اٹھائے ہوئے تھا۔ یہ روایت اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ آپ أحد کے بعد بھی زندہ رہے۔ حضرت حارثؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسلام کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو فتنوں سے بچائے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے

حضور انور نے تشدید، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج جن صحابہ کا ذکر ہو گا ان میں پہلا نام حضرت عبید بن زید انصاری کا ہے۔ ان کا تعلق بنو عجلان سے تھا اور غزوہ بدر اور أحد میں انہوں نے شرکت کی۔ حضرت زاہر بن حرام الاصحیؓ ایک صحابی تھے۔ یہ بھی بدری صحابی ہیں۔ ان کا تعلق اشیخ قبیلہ سے تھا۔ غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں یعنی گاؤں کے رہنے والے جو تھے ان میں ایک آدمی تھا جن کا نام زاہرؓ تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیہات کی سوغا تیں ساتھ لایا کرتے تھے اور جب وہ جانے لگتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو کافی مال و متعاد دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ان زاہرًا بادیتُنا وَ نَحْنُ حَاضِرُوْهَا کہ زاہرؓ ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت زاہرؓ معمولی شکل و صورت کے مالک تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت زاہرؓ بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے انہیں اپنے سینے سے لگالیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً کہنا شروع کر دیا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔ حضرت زاہرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو۔ یا فرمایا کہ اللہ کے حضور تم بہت تینتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام

آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

بدری صحابی حضرت مسٹح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ۔ واقعہ افک کی تفصیل

۱۳۹۷ء برطانیہ ۲۰۱۸ء

بمقام مجدد بیت الفتوح - لندن

طرف آئی اور میں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار گرگیا ہے۔ میں اپنا ہار ڈھونڈھنے کے لئے واپس لوٹی اور اس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا۔ میں نے اپنا ہار ڈھونڈ لیا تو میں ڈیرے پر واپس آئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو یہیں واپس آئیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی فوج کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صح میرے ڈیرے پر آئے۔ انہوں نے انا اللہ پڑھا۔ میں جاگ اٹھی۔ انہوں نے اپنی اونٹی بٹھائی تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم فوج میں اس وقت پہنچ جب لوگ آرام کرنے کے لئے ڈیروں میں تھے۔ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گیا۔ یعنی اس بات پر بعض لوگوں نے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ اس تہمت کا بانی عبداللہ بن ابی سلوول تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیزد آتی تھی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آگئے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کے گھر میں اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ مسکرار ہے تھے اور پہلی بات جو آپ نے فرمائی یہ تھی کہ عائشہؓ ! اللہ کا شکر بجالا وَ كَيْوَنَكَ اللَّهُ نَتَهَارِي بِرِيْتَ كَرْدِيْ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک اہم واقعہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل پر ایک بہت بڑا الزام لگایا گیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کا ایک خاص مقام تھا اور یہ مقام اس وجہ سے بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی بھی مجھے سب سے زیادہ عائشہؓ کے جھرے میں ہی ہوتی ہے اور سورہ نور میں ان الزام لگانے والوں کے بارے میں مومنوں کا جو رِ عَلَم ہونا چاہئے اس کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ کیا ہونا چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک خطبہ میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کی وجہ سے تین اشخاص کو کوڑے لگے تھے جن میں ایک حسان بن ثابت تھے۔ ایک مسٹح تھا اور ایک عورت تھیں۔ ان تینوں کو

حضور انور نے تشهید، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ صحابہ کے ذکر میں ہے آج حضرت مسٹح بن اثاثہ کا ذکر ہو گا۔ ان کا نام عوف اور لقب مسٹح تھا ان کی والدہ حضرت ام مسٹح سلمی بنت صخر تھیں جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ رینے بنت صخر کی بیٹی تھیں۔ حضرت مسٹح غزوہ بدر سمیت تمام غزوہات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ ان کی وفات ۵۶ برس کی عمر میں ۳۲ ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسٹح وہی شخص ہیں جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی، الزام لگایا گیا تو ان لگانے والوں میں مسٹح بھی شامل ہو گئے۔ یہ افک کا الزام لگانے کا واقعہ ہے۔ یہ کیونکہ ایک بڑا اہم واقعہ ہے اور مسلمانوں کے لئے اس میں سبق بھی ہے اس لئے اس کی تفصیل بھی بڑی لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل فرمائیں۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ واقعہ افک کی تفہیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی بیویوں کے درمیان قرمع ڈالتے۔ پھر جس کا قرمع نکلتا آپ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ آپ نے ایک حملے کے وقت ہمارے درمیان قرمع ڈالا۔ میرا قرمع نکلا۔ میں آپ کے ساتھ گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس حملے سے فارغ ہوئے کہ ایک رات آپ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب لوگوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو میں بھی چل پڑی اور فوج سے آگے نکل گئی۔ کیونکہ رفع حاجت کے لئے جانا تھا تو ایک طرف ہو کے چل گئیں۔ جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودج کی

سزا ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو صحابہ تھے انہیں سزا ہوئی یا نہیں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمادیا۔ بعد کے غزوہات میں بھی یہ شامل ہوئے۔ مسٹح ایک بدری صحابی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام بخیر کیا اور اس مقام کو قائم رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے بیٹے صاحبزادہ مرزا نس احمد صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر

۲۱ دسمبر ۱۸۲۰ء بہ طلاق فتح ۱۳۹۷ھ بھری شمی

بمقام مجدد بیت القتوح - لدن

کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے اور یہ مختلف کتب خانوں سے انہوں نے اکھٹے کئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۶ سال تک ان کو مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق ملی۔ ابتدائی تقرر تعلیم السلام کالج میں بطور لیکچرر ہوا۔ ۱۹۷۵ء میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پہلے دورہ یورپ کے دوران پر ایئیویٹ سیکریٹری بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈیشنریٹ کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ کچھ سال ناظر تعلیم بھی رہے۔ نائب ناظر دیوان رہے اور تحریک جدید میں یا ب ولیل الاشاعت کے کام پر فائز تھے۔ یہ پہلے ولیل التصنیف تھے پھر ولیل الاشاعت مقرر ہوئے۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ مرکزیہ میں بھی ان کو مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ برائیں احمدیہ اور محمودی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی انہوں کیا جو شائع ہو چکا ہے۔ آج کل سرمه چشم آریہ، ازالہ اوہام اور درشین کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی پر کام کر رہے تھے۔ ہمارے اسکول جو قومیاً گئے تو اس کے بعد جماعت نے اپنے اسکول شروع کئے تھے جو ناصر فاؤنڈیشن کے تحت شروع کئے گئے اس کے بھی چیزیں میں رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی گئی تھی تاکہ احادیث کی کتب کو جماعتی طور پر شائع کیا جائے اور ان کا ترجمہ اور شرح لکھی جائے۔ مند احمد بن خبیل کا اردو ترجمہ کر رہے تھے۔

حضور انور نے مختلف اکابرین اور احباب کی جانب سے مرحوم کی جماعتی خدمات، اخلاق، خلافت سے وفا اور اخلاق کے بارے میں تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف لوگوں نے جو لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور انہوں نے اپنے ہر عمل اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا۔ بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا تو اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی بھی کی اور بڑا لحاظ رکھا باوجود اس کے کہ میں عمر میں ان سے کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا اور اس وقت بھی

حضور انور نے تسلیم، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مکرم مرزا نس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزر شستہ دنوں ربوہ میں ۸۱ سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان پھر ربوہ میں مکمل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے پاس کیا۔ پھر آسفسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے انہوں نے ایم اے کیا۔ خدا کے فضل سے ۱۹۵۵ء میں انہوں نے زندگی وقف کی۔ ۱۹۶۲ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا اور بڑی محنت سے مختلف شعبہ جات میں انہوں نے کام کیا۔ بڑے شوق، ہمت اور محنت سے کام کرنے کے عادی تھے۔ علم حدیث، فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ حدیث کی ابتدائی تعلیم محترم مولوی خورشید احمد صاحب مرحوم سے حاصل کی۔ اپنے گھر میں بھی ان کی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ بڑی نایاب کتب رکھا کرتے تھے۔ کوئی طالب علم بھی کسی شعبہ میں رہنمائی کے لئے آ جانا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی ماذک کی



نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؒ فرماتے ہیں:

کامل اطاعت کی۔ اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

حضرت انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کا انہوں نے جس بات کا انہمار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو بھی پورا فرمائے۔ ان کے پیاروں میں ان کو جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آگے ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوں۔

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اسقدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پچھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پچھر رکھ دیا کرتے تھتھا کہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اُسے اجازت تودے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سنکر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پچھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کوئی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے۔ مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بنا پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

ارشاد باری تعالیٰ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكُوْةَ
وَأَرْكَعُوا مَعَ الرَّكِيعَيْنَ

(سورۃ البقرۃ: ۴۴)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ
جھک جاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطباء اور ڈاکٹروں کے لئے

زریں ہدایات

ملک محمد داؤد

اللہ کس نشاط اور طہانت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ میکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجائی ہیں اور فرمایا یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ ہونا چاہئے۔“

(حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی۔ سیرت مسیح موعود صفحہ ۲۰، ۲۱۔ مطبع سیمیم
پریس قادیانی۔ بار سوم ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء پر شرچ ہدرا اللہ بخش)

ایک عظیم روحانی راہنماء ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک حاذق طبیب بھی تھے۔ آپ نے علم ادیان کے اسرار و رموز سے پرده اٹھانے کے ساتھ ساتھ علم الابدان کے بارہ میں بھی ماہر انہ ہدایات و نصائح فرمائی ہیں جس کی ایک جھلک درج ذیل اقتباسات میں پیش کی جا رہی ہے۔

خدا کا خانہ خالی رکھو

طاعون اور ہیضہ وغیرہ وباوں کا ذکر تھا فرمایا:

”بِدْقُسْمَتْ هِيَ وَهُوَ إِنْ سَانَ كَهُوَ بِلَادُوْنَ سَمْ بَنْكَنَ كَهُوَ وَاسْطَه سَامَنْسَ، طَبْعِي يَا ڈاکْٹروں وَغَيْرِهِ كَهُوَ طَرْفَ تَوْجِهِ كَهُوَ كَهُوَ سَامَانَ تَلَاشَ كَهُوَ تَلَاشَهُ اور خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی پناہ لیتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ان آفات سے پناہ دے سکتا ہو؟ اصل میں یہ لوگ جو فلسفی طبع یا سامنس کے دلدادہ ہیں ایسی مشکلات کے وقت ایک قسم کی تسلی اور اطمینان پانے کے واسطے بعض دلائل تلاش کر لیتے ہیں اور اس طرح سے ان وباوں کے اصل بواعث اور اغراض سے محروم رہ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے پھر بھی غافل ہی رہتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ڈاکٹروں سے میں چاہتا ہوں کہ ایسے معاملات میں اپنے ہی علم کو کافی نہ سمجھیں بلکہ خدا کا خانہ بھی خالی رکھیں اور قطعی فیصلے اور یقینی رائے کا اظہار نہ کر دیا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام علم ادیان کے فتح نصیب جر نیل تو تھے ہی، علم الابدان پر بھی آپ کو پوری دسترس تھی۔ بے انتہا دینی مصروفیات کے باوجود جسمانی شفا کا آپ کو کس قدر خیال تھا اس کی ایک جھلک حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؒ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

”بعض اوقات دوا پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں ”مر جا جی جرا بوا کھلو تاں“۔ (یعنی مرزا صاحب ذرا دروازہ تو کھو لیں۔ ناقل) حضرت اس طرح اٹھتے ہیں جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے۔ اور کشادہ پیشانی سے با تین کرتے اور دو باتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کو ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی اور اپنے گھر کارونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا اور گھنٹہ بھرا اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تخلی سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر کھڑی ہوتی ہے اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔ ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برلن ہاتھوں میں لئے آئیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا ہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں اتفاقاً جانکلا۔ کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوش پار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک بھی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا ٹیکتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ

اطمینان بجز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے اور وہ تسلی یافتہ نہیں ہو سکتے۔ حقیقی راحت اور تسلی نہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعا نئیں کرتے رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

طبیب اپنے بیماروں کے واسطے دعا کریں

فرمایا:

”طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ سب ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تداریکرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ مؤثرِ حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دو بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتا دیتا ہے۔ یا اس کا فضل ہے۔“

(ملفوظات جلد ۵، طبع جدید صفحہ ۵۳، ۵۴)

دعا کے نتیجہ میں امراض سے شفا

فرمایا کہ:

”بیماریوں میں جہاں قضا مبرم ہوتی ہے وہاں تو کسی کی پیش ہی نہیں جاتی اور جہاں ایسی نہیں وہاں البتہ بہت سی دعاؤں اور توجہ سے اللہ تعالیٰ جواب بھی دے دیتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشابہ مبرم ہوتی ہے اس کے ملا دینے پر بھی خدا تعالیٰ

کیونکہ اکثر ایسا تجربہ میں آیا ہے کہ بعض ایسے مریض ہیں جن کے حق میں ڈاکٹروں نے متفقہ طور سے قطعی اور یقین حکم موت کا لگا دیا ہوتا ہے ان کے واسطے خدا کچھ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بچ جاتے ہیں۔ اور بعض ایسے لوگوں کی نسبت جو کہ اچھے بھلے اور ظاہر ڈاکٹروں کے نزدیک ان کی موت کے کوئی آثار نہیں نظر آتے خدا قبل از وقت ان کی موت کی نسبت کسی مومن کو اطلاع دیتا ہے۔ اب اگرچہ ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا خاتمه نہیں مگر خدا کے نزدیک اس کا خاتمه ہوتا ہے اور چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آ جاتا ہے۔

علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ موحد اور خدا پرست قوم تھی انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر حوالشافی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطباء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلاحیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر صرف اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر جتنا بڑا دعویٰ کرے گا اتنی ہی بڑی شکست کھائے گا۔ مسلمانوں کو توحید کا فخر ہے۔ توحید سے مراد صرف زبانی توحید کا اقرار نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ عملی رنگ میں حقیقتاً اپنے کاروبار میں اس امر کا ثبوت دے دو کہ واقعی تم موحد ہو اور توحید ہی تمہارا شیوه ہے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر ایک امر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس واسطے خوشی کے وقت الحمد للہ اور عزی اور ماتم کے وقت ایاللہ کہہ کر ثابت کرتا ہے کہ واقع میں اس کا ہر کام میں مریح صرف خدا ہی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظ اٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی ملت ہے کیونکہ حقیقی تسلی اور

ہمدردی اور احتیاط

سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے ایسی صورت میں طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا:

”طبیب اور ڈاکٹروں کو چاہئے کہ وہ علاج معاملہ کرے اور ہمدردی دکھائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں ہے وہ حال معلوم کر کے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کے واسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کریں۔“

(ملفوظات جلد ۵، طبع جدید ص ۱۹۲)

قادر ہے۔ یہ حالت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ تحقیقات بھی کام نہیں دیتیں اور ڈاکٹر بھی لاعلاج بتا دیتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل کی یہ علامت ہوتی ہے کہ بہتر سامان پیدا ہو جاویں اور حالت دن بدن اچھی ہوتی جاوے ورنہ بصورت دیگر حالت مریض کی دن بدن ردی ہوتی جاتی ہے اور سامان ہی پچھا ایسے پیدا ہونے لگتے ہیں کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اکثری ایسے مریض جن کے لئے ڈاکٹر بھی فتویٰ دے سکتے ہیں اور کوئی سامان ظاہری زندگی کے نظر نہیں آتے۔ ان کے واسطے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو مجرا نہ رنگ میں شفاف اور زندگی عطا کرتا ہے گویا کہ مردہ زندہ ہونے والی بات ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد ۵، طبع جدید ص ۵۳)

ڈاکٹروں کے لئے عبرت کے موقع

مختلف بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا:

”ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقعہ ہوتا ہے۔ قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جاتے ہیں، بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ شدت بیماری کے سبب الامین الآخریاء ولآمن الاموات، نہ زندوں میں داخل نہ مردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

(ملفوظات جلد ۵، طبع جدید ص ۳۸۰)

(بیکری روز نامہ افضل ربوہ۔ ۱۳ اپریل ۱۹۹۹ء)

(مطبوعہ: افضل انٹرنشنل ۲۱ مئی ۱۹۹۹ء تا ۲۷ مئی ۱۹۹۹ء)

معانج کے لئے ضروری صفات (علم، نیکی اور تقویٰ)

ایک صاحب گھر میں آئے۔ طب کا ذکر شروع ہوا۔ فرمایا کہ:

”طبیب میں علاوہ علم کے جو اس کے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقویٰ بھی ہونی چاہئے ورنہ اس کے بغیر کچھ کام نہیں چلتا۔ ہمارے پچھلے لوگوں میں اس کا خیال تھا۔ اور لکھتے ہیں کہ جب بعض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے ”سُجَّانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلِمْنَا“۔ (ابقرۃ: ۳۳) یعنی اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا۔“

(ملفوظات جلد ۵، طبع جدید ص ۱۸۱)



کفن مسیح کی زیارت

(چوبدری ناز احمد ناصر، بندن)

طبعی وفات 120 سال کی عمر ہوئی۔ خاکسار کو آپ کا مقبرہ بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت سے یہ خواہش بھی دل میں تھی کہ اس مبارک کپڑے کی بھی زیارت کروں۔

2010ء جب اس کی نمائش ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کی زیارت کی۔ اس وقت خاکسار نیانیا یو کے میں آیا تھا، اس لئے اسے دیکھنے کے لئے نہ جاسکا۔ اب 2015ء میں جب اس کی دوبارہ نمائش (19 اپریل تا 24 جون) کا اعلان ہوا، تو خاکسار کے دل میں یہ خواہش دوبارہ پیدا ہوئی، جس کے لئے سب سے بڑا دعا کا ہتھیار استعمال کیا گیا۔ چنانچہ مختلف ذرائع سے اس تک پہنچنے کے باوجود میں معلومات حاصل کی گئیں اور آخر میں اٹلیٰ میں جماعت کے مشنری، مکرم عطاء، الواسع طارق صاحب سے رابطہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کیم تا تین میں جماعت اٹلیٰ کا جلسہ سالانہ ہورہا ہے اور مورخہ 4 مئی کو ان کا بھی ارادہ کچھ مہمانوں، جن میں مکرم عبد المومن طاہر صاحب، انچارج عربک ڈیک، مرکزی نمائندے جلسہ سالانہ، بھی شامل ہوں گے، تو خاکسار نے بھی اس قافلے میں شامل ہونے کی درخواست کی، جس کو انہوں بخوبی قبول کیا۔ چنانچہ فوراً ایک ٹریول ایجنت سے رابطہ کر کے ٹکٹ کا انتظام کرنے کو کہا گیا تا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت بھی ہو جائے اور نمائش بھی دیکھی جاسکے۔ اس نے 30 اپریل کو اٹلیٰ جانے کے لئے سیٹ بک کی، جو یہ میونچ بولونیا اٹلیٰ کی تھی۔ ایئر لائن پر براستہ میونچ بولونیا اٹلیٰ کی تھی۔

اٹلیٰ میں کفن مسیح کے دیکھنے کی خواہش کا مஜرا نہ رنگ میں پورا ہونا:

کفن مسیح، جس کو Turin Shroud بھی کہتے ہیں، اٹلیٰ کے شہر میں رکھا ہوا ہے اور کئی کئی سالوں کے وقفہ کے بعد اس کی نمائش کی جاتی ہے۔ یہ کفن حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کی تصنیف کے بعد اس پر بہت تحقیق ہوئی اور مختلف تجربات کرنے کے بعد یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں کے صلیب پر لٹکانے کی لا حاصل اور ناکام کوشش کے بعد آپ کو جس کپڑے میں لپیٹا گیا تھا وہ ان سامنے نہیں تجربات کے بعد اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ آپ ہی کا جسم تھا، جس پر خون کے نشانوں سے آپ کی تصویر بھی ابھر کر آگئی اور کپڑا بھی ہر طرح سے وہی ثابت ہو گیا۔ اس طرح جب یہ ثابت ہو گیا کہ صلیب سے آپ کو زندہ ہونے کی حالت میں ہی اتارا گیا تھا اور انجلیں میں یہ لکھا گیا کہ آپ زخموں کے ٹھیک ہو جانے کے بعد اپنے حواریوں سے بھی ملے اور یہودیوں کے دوبارہ گرفتار کروانے کے خوف سے وہاں سے ہجرت کر کے مختلف ممالک سے گزرتے ہوئے اور ان ممالک میں بنی اسرائیلوں کو تبلیغ کرتے ہوئے بالآخر کشمیر میں پہنچے جہاں آپ نے اسرائیلوں کو تبلیغ کی، ان لوگوں نے آپ کی تبلیغ کے بعد آپ پر ایمان لانے کی توفیق ملی اور کشمیر انڈیا میں آپ کی

آئے ہوئے تھے، ان کی معيت میں جلسہ گاہ میں پہنچ گئے، اس وقت کھانے کا وقفہ تھا اور اسی دوران عرب دوستوں کے ساتھ مکرم عبدالمونن طاہر صاحب کے ساتھ میٹنگ بھی ہو رہی تھی، چنانچہ خاکسار جلسہ گاہ سے باہر دوستوں کے ساتھ تعارف وغیرہ کرتا رہا، اسی دوران نیشنل صدر صاحب جماعت، مکرم فاطر صاحب اور مشنی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔

خاکسار کی رہائش کا انتظام اسی قصہ کے ایک ملخص دوست کے گھر کیا گیا تھا، جو تقریباً میں منٹ کے فاصلہ پر تھا۔ انہوں نے کچھ ماہ پہلے ہی یہ فلیٹ خریدا تھا اور اب جماعت کے مہمانوں کے لئے پیش کر دیا۔ فجز اہم اللہ تعالیٰ۔ اس پیمیلی کے دونوں پیشے میں دو ہی بیڈرو مزدیں۔

جلسہ کے تینوں دن شامل رہنے اور پروگراموں کو سنبھالنے کا موقع ملا۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اٹلی کی جماعت ایک چھوٹی جماعت ہے، جو زیادہ تر مہاجرین ہیں۔ ان میں عرب، غانمین، بنگالی اور پاکستانی ہیں۔ حکومت کی طرف سے جرمی کی طرح مختلف صوبوں میں ہیں، بے کاری عام ہے اور جماعت کے لوگ غریب ہیں لیکن جماعت کے ساتھ گھر اخلاص ہے۔

کفن مسیح کی زیارت کے لئے سفر:

جلسہ کے بعد پیر کے دن کفن مسیح دیکھنے کا پروگرام تھا، چنانچہ ایک گاڑی مشن ہاؤس سے روانہ ہوئی، جس میں مکرم بلاں صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ (مالک گاڑی) کے علاوہ مکرم عبدالمونن طاہر صاحب، مرکزی نمائندہ، مکرم عبد الواسع طارق صاحب، مشنی اٹلی، مکرم ریاض صاحب، سیکریٹری سمیع وبصری اور خاکسار تھے، جب کہ دوسری گاڑی میں مکرم نیشنل صدر صاحب (جو میلان کے علاقے میں ہی رہائش رکھتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں) اور ان کے ساتھ دو آدمی تھے، سو ٹزر لینڈ میں اٹالین زبان بولنے والے علاقے سے ایک دوست، مکرم داؤد صاحب تشریف لائے۔

**اٹلی جانے کے لئے جہاز کا چھوٹ جانا
اور دوسری فلاٹ پر انتظام کرنا:**

اس دفعہ ایئرپورٹ جانے کے لئے ٹرین پر جانے کا فیصلہ کیا گیا، لیکن اس بات کا بالکل انداز انہ ہوا کہ اس کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہوگا۔ خاکسار نے سوچا کہ 08:30 چل کر وقت پر پہنچ جاؤں گا۔ لیکن انداز اغلط ثابت ہوا اور ٹرین پر 30:1 گھنٹے صرف ہوا اور خاکسار 15:10 پر لفڑھانسا کے ٹکٹ کوٹر پر پہنچا تو وہاں موجود سٹاف نے کہا کہ اس جہاز پر جانا مشکل ہے اور میری ٹکٹ بھی صرف اسی جہاز کے لئے ہی تھی۔

اس مشکل وقت پر خاکسار کے یاں سوانی دعا کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ خاکسار نے مستسل رہ کل شیبی خادمک... کا ورد کرنا شروع کر دیا اور ادھڑ یوٹی پر موجود عورت نے کوئی راستہ نکالنے کی تدبیر شروع کر دی۔ بالآخر اس نے براستہ فرینکفرٹ جرمی ایک جہاز پر میری سیٹ بک کر دی جو پہلے پروگرام سے دو گھنٹے لیٹ پہنچنی تھی، اور ساتھ کہا کہ ایسا کرنا جائز نہیں تھا اور یہ کہ خاکسار اس فلاٹ کو کسی طرح بھی miss نہ کرے۔ خاکسار نے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ سب اس کی مہربانی سے ہوا تھا۔

میں ذاتی طور پر اس کو کسی طرح بھی ایک مجرزے اور خدائی نصرت کے نظارے سے کم نہیں دیکھتا۔ جس جہاز پر سیٹ بک تھی، اس کے لئے وقت پر نہ پہنچ سکنا اور پھر دوسرے جہاز پر سیٹ کا مہیا ہو جانا، جو صرف آدھے گھنٹے کے بعد روانہ ہونا تھا اور اس نے براستہ فرینکفرٹ اٹلی جانا تھا، اور پہلی فلاٹ سے تقریباً دو گھنٹے دیر سے پہنچنا تھا، چنانچہ فوری طور پر گھر میں اور اٹلی میں مکرم مشنی صاحب کو اطلاع کر دی گئی تاکہ ایئرپورٹ سے وقت پر لیا جاسکے۔ میری درخواست پر مکرم واسع صاحب، مبلغ سلسلہ نے الیکٹرونک ذراع سے اس کی تصدیق بھی کر دی۔

بولینا ایئرپورٹ سے مشن ہاؤس، جہاں جلسہ سالانہ ہو رہا تھا، کا فاصلہ 45 منٹ کا تھا، دو دوست لینے کے لئے ائرپورٹ پر

وقت ہمارے ساتھ رہے اور مختلف سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔ بعد میں کفن کی تاریخ کے بارہ میں بتایا کہ پہلی تین صدیوں کی تاریخ کا علم نہیں، بعد میں یہ استنبول، ترکی میں لمبا عرصہ رہا اور پھر وہاں سے ٹورین کے بادشاہ کی ملکیت میں آیا، جس نے بعد میں اسے چرچ کے حوالے کر دیا اور چرچ نے بھی اسے اسی شہر میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ گذشتہ تین صدیوں سے یہاں ہی ہے۔

کفن مسح دیکھنے کے بعد پریس کا پھر انٹرویو اور تاثرات کا اظہار:

بाहر نکلنے پر پریس کے لوگ پھر منتظر تھے، چنانچہ انہوں نے مکرم مومن طاہر صاحب کا نمائش کے بارہ میں تاثرات کے بارہ میں انٹرویو لیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک خدا کے پیارے نبی کو، جس کو مسلمان بھی مانتے ہیں، پرانا ظلم ہوتا دیکھ کر بہت دکھ اور تکلیف ہوا ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ اسلام کی تعلیم مکمل ہی نہیں ہوتی جب تک حضرت عیسیٰ پر ایمان نہ ہو۔ اسلام کی تعلیم کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر ہوا۔

ڈائیکٹر صاحب نے اسی دوران ISI کی طرف سے حملہ کرنے کی دھمکی کا بھی ذکر کیا، لیکن ساتھ ہی کہا انہوں نے اس خطرے کے باوجود اس نمائش کو حاری رکھا ہوا ہے۔ جماعت کی طرف سے ISI سے کسی طرح بھی تعلق نہ رکھنے بلکہ اس کے خلاف بولنے کا ان لوگوں کو اچھی طرح علم تھا، اسی لئے ہمارے دورے کو خوش آمدید کہا گیا اور مزید برآں پریس کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

کیتوولک یونیورسٹی اور لائبریری کا دیکھنا:

کفن مسح کی زیارت اور پریس انٹرویو کے بعد مکرم ڈائیکٹر صاحب ہمیں ماحقہ کیتوولک یونیورسٹی اور اس کی لائبریری دکھانے کے لئے لے گئے۔

مشن ہاؤس سے ٹیورن کا تین سو سے زیادہ کلومیٹر زکا فاصلہ تقریباً 4 گھنٹے میں طے ہوا۔

خدا کا ایسا کرنا ہوا کہ ہمارے جانے سے چند روز پیشتر وہاں کے مقامی اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جماعت احمدیہ کا ایک وفد کفن مسح کی نمائش دیکھنے آ رہا ہے۔ اصل میں نمائش کے اعزازی ڈائیکٹر، جن کی عمر 80 سال سے زیادہ ہے اور جن کے ساتھ جماعت کے اچھے تعلقات بن چکے ہیں اور جو پانچ سال قبل حضور انور کی آمد پر بھی بہت اچھا پروٹوکال دیا گیا تھا، سے جب نمائش کے دیکھنے کے لئے وفد کی اجازت کے لئے لکھا گیا تو انہوں نے نہ صرف آنے کا وقت بعد دوپہر اڑھائی بجے کا دیا بلکہ ساتھ ہی پریس کو بھی اطلاع دے دی۔

پریس کی طرف سے استقبال اور انٹرویو:

خدا کے فضل سے جماعت کے قافلے کا استقبال پہلے مکرم ڈائیکٹر صاحب اور ان کے ساتھ ایک اہلکار نے کیا اور بعد میں پریس کی طرف سے شاہانہ استقبال ہوا، جس میں اخباروں کے نمائندے اور پریس فوٹو گرافر اور ویڈیو بنانے والے بھی تھے، جماعت کے دو فوٹو گرافر اور ویڈیو بنانے کا بھی انتظام تھا۔

کفن مسح کی زیارت:

عام راستے کو چھوڑ کر ہمیں دوسرا راستے سے بلڈنگ کے اندر لے گئے، جہاں پہلے کفن مسح پر ایک فلم دکھائی گئی، جس میں کفن کو حضرت مسح علیہ السلام کے جسم کے گرد لپیٹنے کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور پھر جہاں جہاں زخم تھے اور ان میں سے خون ٹپک رہا تھا اور کپڑے پر نشان پڑنے کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔

اس کے بعد ایک اور طرف سے، جو صرف VIPs کے لئے مخصوص تھا، سے لے جا کر کفن مسح کے بالکل سامنے لے گئے، یہ ایک فریم میں ساڑھے چار میٹر سے زیادہ لمبا اور ڈیڑھ میٹر چوڑا تی میں تھا اور سطح زمین سے تقریباً دو میٹر اونچا تھا، ڈائیکٹر صاحب ہمہ

کھنہ ان کے ساتھ گزار کر واپس اپنی اگلی منزل کی طرف نکل گئے۔

یہاں پر بادشاہ کا محل اور باقی بلڈنگز اب چرچ کے پاس ہی ہیں، جن میں ایک میں کفن مسح رکھا گیا ہے، ایک میں لائبریری اور یونیورسٹی ہے اور بعض اور بلڈنگز میں مختلف دفاتر ہیں۔ دکانوں پر بھی اس کپڑے سے لی گئی تصاویر اور کتابیں مختلف دکانوں پر دیکھنے میں آئیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں اس جھوٹی عقیدہ اور عیسائیت کی عمارت کو خود ہی ڈھیر کرے اور ہر طرف اسلام اور احمدیت کا ہی بول بالا ہو۔

مختلف اخباروں اور TV پر اس دورہ کے بارہ میں خبریں:

پریس اور میڈیا کے نمائندوں نے جو تصاویر اور انٹرویووز لئے تھے، اسی شام TV نے اور دوسرے دن کے اخبارات میں اس دورے کے بارہ میں نہایت اچھے انداز میں تذکرہ ہوا۔

کفن مسح کی زیارت کے بعد عرب فیلمیز سے ملاقات:

کفن مسح کی زیارت کے بعد تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ایک عرب احمدی گھر تھا، اس کے پاس گئے۔ اس نے بہت اخلاص کا مظاہر کیا اور چائے کافی سے تواضع کی۔ ایک اور جگہ تین عرب نوجوانوں کے پاس میلان میں گئے، کھانا ان کے پاس کھایا اور نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔ رات آرام کرنے میلان کے جماعت کے صدر کے گھر گئے، وہاں رات گزار کر اور صبح کاناٹتہ کر کے دوبارہ دو عرب خاندانوں کے پاس گئے، جو ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور جماعت کا مفید اور فعال حصہ بنائے۔

جماعت الٹی میں پاکستانیوں کے علاوہ عرب، افریقان، بنگالی بھی ہیں، ساری جماعت غربت کے باوجود بہت مخلص ہے۔ جلسہ میں بھی چاروں زبانوں میں تقاریر یا ان کے ترجمے

اس لائبریری میں کم و بیش اڑھائی لاکھ کتب ہیں جو بڑے بڑے اور اونچے اونچے ریکس بنانے کے لیے بھی کوئی تھیں۔ ہمارے پوچھنے پر کہ لائبریری میں کوئی اسلام سے متعلق کتاب بھی ہے تو لائبریری میں صاحب نے بتایا کہ ہاں ہیں لیکن پیچھے رکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے صرف ایک آدمی کو ساتھ لے کر جانے کا کہا، جس پر مکرم مومن طاہر صاحب کو ہی وفد کی طرف سے بھیجا گیا۔ واپسی پر انہوں نے بتایا کہ تفسیر کبیر کی عربی ترجمے کے ساتھ ساری جلدیں اور تفسیر صغیر کا نسخہ وہاں موجود تھا۔ ان کو لائبریری کے اٹالین زبان میں جامعی لڑپچر کے رکھنے کی درخواست کی گئی، جسے انہوں نے شکریہ کا ساتھ قبول کیا۔

کافی اور کیک سے تواضع:

مکرم ڈائریکٹر صاحب کافی پلانے کے لئے ایک اور جگہ لے کر گئے، جہاں بعض قیمتی سینزیر بھی ہوئی تھیں اور بادشاہ کے ڈرائیور کے فرنچیز اور بعض برتوں کو بھی رکھا گیا تھا۔ یہاں بھی ڈائریکٹر صاحب ہمارے ساتھ رہے اور مختلف سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔

گروپ فوٹو:

ہمارے فوٹو گرافر اور ویڈیو کیمرے والے ساتھ ساتھ فوٹو اور فلمیں بناتے رہے، آخر میں ڈائریکٹر صاحب نے باہر آ کر ہمارے گروپ فوٹو بنوائے اور ہم ان کا شکریہ ادا کر کے تقریباً ڈیڑھ

مردِ حق کی دعا

(از کلام طاہر)

دو گھٹری صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظلمت و بُورُّ مل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سر کبر نمروڈ کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دعا ہی کا تھا مجھ کے عصا، ساحروں کے مقابل بنا اڑھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خون شہید ان امت کا اے کم نظر، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائید رب الوری
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تبغیش دعا، آج بھی، اذن ہو گا تو چل جائے گی

دیراً گر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قولِ اُمَّلِیٰ لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ
سنت اللہ ہے، لا جرم پا لیقیں، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صدائے فقیر ائمہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا، دو قدم دور دو تین پل جائے گی

عصر بیار کا ہے مرض لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا، موت بھی آگئی ہو تو مل جائے گی
(جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳)

ہوتے رہے اور سب میں اخلاص دیکھا۔ مکرم مشنری صاحب بہت
انشک، محنتی اور دعا گو ہیں، ہر وقت جماعت کے دورے کرتے
رہتے ہیں، خاص طور عرب احمد یوسف کا ہر طرح خیال رکھتے ہیں،
اٹالیں، انگریزی، عربی اور اردو زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اللہ
تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈالے، جماعت کی تعداد کو بڑھانے
اور جماعت کو مالی لحاظ سے بھی اپنے پاؤں پر کھڑا کرے۔

**اٹالی کے مختلف چرچوں کے اوپر سے
صلیب کے نشانوں کا گرنا اور خدائی تجلی کا ظہور**

مکرم طارق صاحب، مرbi سلسلہ نے بتایا کہ اٹالی میں
گذشتہ دنوں ایک زلزلہ کے نتیجہ میں مختلف مقامات پر چرچوں کے
اوپر صلیب کے نشان ٹوٹ کر نیچے آگرے تھے، جس کو چرچ والوں
نے دوبارہ نصب کرنے کی جرئت نہ کی۔ وہاں منہن ہاؤں کے قریب
ایک چرچ کی ٹوٹی ہوئی صلیب کو خاکسار نے خود بھی دیکھا۔ یہ ایک
ایسا خدائی نشان ہے جس نے چرچ کی چرچ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا
ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن قریب سے قریب تر لاوے جب عیسائیت کا
یہ ظہر ختم ہو کر لوگوں کو اسلام احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دے۔

ہر خیر طلب کرنے
اور شر سے بچنے کی
ایک جامِ دعا

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ
مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَ دُبُكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْعَادَ مِنْهُ
نَبِيُّكَ مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ
الْبَلَاغُ۔ (قرآنی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجوہ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو یہ رے
نبی محمد ﷺ نے تجوہ سے مانگی اور ہم تجوہ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے
ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو یہ ہے جس سے مدد
طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

مسجد ناصر ہار ٹلے پول میں منعقدہ

امن سیمینار

(رپورٹ فرحان علی)

اہمیت کو تسلیم کیا اور اس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے تمام شرکاء کی شمولیت کے لئے بھی شکر یہ ادا کیا۔

بعد ازاں برٹش بیجن اور مقامی میسرز کی چیریٹی میں عطا یاتی چیکس پیش کئے گئے۔ تمام مقررین کو ایک ایک چاکلیٹ کا پیکٹ اور کتاب و رلڈ کرائس اینڈ پاتھوے ٹو پیس کا تحفہ بھی دیا گیا جبکہ تمام مہمانوں کو کتاب و نگ آف ڈیوٹی اور رو یو آف ریجن کے تحائف دیے گئے۔ پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد تمام حاضرین کے لئے ریفریشمٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سیمینار انہائی کامیاب پروگرام تھا جس کے بارے میں اکثر مہمانوں نے تعارفی کلمات ادا کئے اور بعض نے تاثراتی کتاب میں جماعت احمدیہ اور اس کی خدمات اور اس پروگرام کے حوالے سے بہت ہی ثابت رائے کا اظہار بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

امن سپوزیم ۲۰۱۸ء
زیر اہتمام جماعت احمدیہ ایڈنبرگ

مورخہ ۳ نومبر ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ ایڈنبرگ نے 'علمی سلامتی' کے لئے شہرے اصول کے موضوع پر ایک امن سپوزیم کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام میں مقامی کمیونٹی کے علاوہ مختلف سماجی نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ان میں چیئریٹی ادارے، اسکاٹ لینڈ فائر فاٹر ز، ایڈنبرگ سیکٹری ٹیم، ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندگان کے علاوہ ڈاکٹر ز، اساتذہ اور ولکاء بھی شامل تھے۔ شامیں کی کل حاضری تقریباً سو سے زائد ہی جس میں ۲۲ غیر از جماعت مہمان شامل تھے۔ مرکزی نمائندہ محترم فرید احمد صاحب سیکریٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ اس پروگرام کے مرکزی مقرر تھے جبکہ دیگر مقررین میں مقامی ایم پیز، کونسلرز، نمائندہ انٹر فیٹھ اور پولیس آفیسرز نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب کے اختتام پر شرکاء کی خدمت میں دو پھر کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناصر مسجد ہار ٹلے پول میں مورخہ ۱۸ نومبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار ایک امن سیمینار کا اہتمام کیا جس کا موضوع تھا 'ایک عظیم انتہا کی تکمیل جنگ عظیم اول'۔ سیمینار کے کامیاب انعقاد کے لئے مقامی صدر جماعت مکرم سید ہاشم احمد صاحب نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے پروگرام کے انتظامات اور حاضری کے لئے گراں قدر کام انجام دیا۔ ناصر مسجد اور اس کے اطراف میں صفائی اور سجاوٹ کے لئے وقار عمل کا بھی انتظام کیا گیا جس میں خدام اور انصار کی بڑی تعداد نے خدمات پیش کیں۔ پروگرام میں شمولیت کے لئے مقامی کمیونٹی افراد کے علاوہ مقامی چرچز، اسکول، میوزیم، کونسلرز، ڈاکٹرز، وکلا، اساتذہ، ایم پیز، میسرز، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور مختلف مذہبی رہنماؤں میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے جبکہ غیر از جماعت مہمانوں کی تعداد تقریباً سو سے زائد ہی۔

مکرم فرحت راجہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم ایکس بور ٹھوک صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مولانا طاہر سلی صاحب نے پروگرام کے مقاصد بیان کیے اور بعض مقررین کا تعارف پیش کیا۔ ریجنل ایم محترم بلال ایٹکنسن صاحب نے اسلام اور احمدیت کا تعارف پیش کرتے ہوئے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی جانب سے خدمت انسانیت کے لئے کی جانے والی کاوشوں کو بھی اجاگر کیا۔ نوٹگھم جماعت کے مکرم ڈاکٹر عرفان ملک صاحب نے جنگ عظیم اول سے متعلقہ کچھ نایاب چیزوں کا اپنا مجموعہ بھی حاضرین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا۔ ایم پی مکرم مائیک ہل صاحب نے دنیا میں قیام امن کی ضرورت اور اس کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ شفیلہ جماعت سے مکرم ڈاکٹر بلال طاہر صاحب نے مرکزی خطاب میں مختلف کمیونٹی کے افراد کو معاشرے میں پیار محبت سے رہنے اور آپس میں تعاون کے ساتھ رہنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پولیس اینڈ کرائم کمشنز مکرم بیری کوپنگر صاحب نے پروگرام کی افادیت اور اس کی

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ اب وقت ہے کہ ہم اپنے اختلافات ایک طرف رکھتے ہوئے اس بات کو سمجھیں کہ ہم ایک ہی نسل انسانی کا حصہ ہیں اور ایک ساتھ مل کر باہم متعدد ہو جائیں۔ حضور انور نے امید ظاہر کی کہ افریقہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک رہنماء کا کردار ادا کرے گا۔ حضور انور نے سیمینار میں شریک معزز حاضرین کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے سیمینار کی کامیابی کے لئے دعا بھی کی۔

پروگرام کے شرکاء سے خطاب کرنے والوں میں مکرم لاڑڈ طارق احمد صاحب منستر آف اسٹیٹ فارن اینڈ کامن ویٹھ آفس یوکے، مکرمہ کوئین ناسوس صاحب آف گریٹر اکرا گھانا، ڈاکٹر مکرمہ ایرینا بیل صاحب ایم بی ای ایگزیکٹو ڈائریکٹر آف کریسالس فیملی سینٹر مانچسٹر اور ڈاکٹر مکرم کیفلا مارچ صاحب سابق منستر اور بنک گورنر سیر الیون شامل تھے جنہوں نے دنیا کی امن و سلامتی کے لئے تمام قوموں کو متعدد ہو کر کوششیں کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ یونائیٹڈ نیشن میں استٹیٹ سیکریٹری جزل مکرم کریم اے خان صاحب کیوں نے اپنے خطاب میں دنیا میں امیر و غریب لوگوں کے ساتھ مختلف رویوں کی نشاندہی کرتے ہوئے برابری کی سطح پر تعلق قائم کرنے اور افریقہ میں سہولتوں کے معیار مزید بہتر بنانے اور تمام مذاہب اور قوموں کو متعدد ہو کر امن کے لئے کام کرنے کو ناگزیر قرار دیا۔ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے اپنے اختتامی خطاب میں پین افریقنا ایسوی ایشن کو خوبصورت اور کامیاب سیمینار کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا موٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں، دنیا کے موجودہ حالات میں اپنانے اور حقیقی معنوں میں اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی دنیا میں امن کے قیام میں مدد ملے گی۔

آخر میں دعا کے ساتھ اس کامیاب سیمینار کا اختتام ہوا جس کے بعد شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعد ازاں بہت سے مہماں نوں نے اس پروگرام کے انتظامات کے لئے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور ایسے سیمینار ز کو باقاعدگی سے منعقد کرنے کے لئے اپنے ثابت تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

پین افریقنا احمدیہ مسلم ایسوی ایشن نے دنیا میں دیریا پا امن اور سلامتی کے فروغ کے لئے افریقنا اور دیگر اقوام میں اسلام اور دوسرے مذاہب کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے مورخہ ۲۷ راکتوبر ۲۰۱۸ء بروز ہفتہ بمقام طاہر ہاں مسجد بیت الفتوح میں اپنا دوسرا سالانہ امن سپوزیم ’بہتر مستقبل‘ کے لئے امن اور بھائی چارے کی اہمیت کے موضوع پر منعقد کیا۔ اس تقریب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات کے علاوہ پارلیمنٹری یونیورسٹیز، سفارتکار اور مذہبی رہنماؤں کی بڑی تعداد کے علاوہ مقامی احباب سمیت ۶۵۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ایم ٹی اے انٹرپیشن نے یہ پروگرام ویب اسٹریم پر براہ راست نشر کرنے کے انتظامات کئے تھے جس کے ذریعہ دنیا بھر سے بہت سے لوگ بھی شامل ہوئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم علی مواندا صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جس کا انگریزی ترجمہ مکرم احمد بائی یو و صاحب نے پیش کیا۔ پین افریقنا احمدیہ مسلم ایسوی ایشن کے صدر مکرم ٹائم کا لوں صاحب نے استقبالیہ خطاب میں حاضرین پروگرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس تقریب کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد ایک ویڈیو پریزنسیشن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا اور دنیا بھر میں خاص طور پر افریقہ میں جماعت احمدیہ اور ہیومنیٹی فرسٹ کے تعاون سے ایسوی ایشن اور احمدیہ آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز کی خدمت انسانیت کے لئے کی جانے والی کاؤشوں کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اسی پریزنسیشن میں علمی سطح پر قیام امن کے لئے امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الامام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے مختلف سربراہ حکومت سے ملاقات توں

اور یورپین پارلیمنٹ، ہاؤس آف پارلیمنٹ یوکے، کینیڈین پلسیلیو ہاؤس اور امریکی کانگریس سے خطابات پرمنی ایک خوبصورت ویڈیو بھی پیش کی گئی۔ اس موقع پر اس تقریب کے لئے حضور انور کی طرف سے بھوایا گیا خصوصی پیغام بھی محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے نے پڑھ کر سنایا۔

کانفرنس کے انعقاد کو موجودہ وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے انہائی بروقت اقدام تسلیم کیا۔ لارڈ میر بریڈفورڈ کو نسلر مکرم ظفر علی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ امن قائم کرنا صرف ایک کمیونٹی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ امام مسجد فضل لندن محترم عطاء الجیب راشد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ دنیا میں آج اسلام ایک بہت ہی اہم مذہب ہے۔ اس کے لفظی معنی بھی امن کے ہیں۔ مذہب اسلام کا پیغام دنیا کے تمام انسانوں کے لئے ہے اور اس کے امن پیغام میں ہی دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے۔ آخر میں محترم امیر صاحب یوکے نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف پیغامات دے کر دنیا میں نہیں بھیجا تھا بلکہ تمام نبیوں کو ایک ہی پیغام دیا تھا کہ معاشرے میں پیار مجتب اور امن قائم کیا جائے۔

تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب یوکے نے لارڈ میر بریڈفورڈ کی چیئریٹی کے لئے عطیہ کے طور ایک چیک بھی پیش کیا۔ جس کے بعد صدر جماعت بریڈفورڈ ساؤنچ مکرم و قاص اور صاحب نے حاضرین پروگرام کی آمد و شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس انہائی کامیاب اور شاندار پروگرام کا اختتام محترم امیر صاحب یوکے نے اجتماعی دعائے کیا۔

شرکاء کانفرنس کی اکثریت نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے نہ صرف اس کانفرنس کی اہمیت کو تسلیم کیا بلکہ سب کو مل کر کسی ایک افرادی کمیونٹی کے بجائے دنیا بھر کے تمام انسانوں کے لئے اجتماعی طور پر امن کی کوششیں کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مہماں نوں نے اس امن کانفرنس کے انعقاد پر جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی کاوشوں پر مبارکباد بھی دی۔

اس کانفرنس میں 100 سے زائد غیر احمدی مہماں جبکہ 200 سے زائد احمدی احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس طرح کل حاضری تقریباً 300 سے زائد رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کامیاب کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے 18 نومبر 2018 بروز اتوار بمقام مسجد المهدی میں جماعت احمدیہ بریڈفورڈ نے اپنی دسویں امن کانفرنس کا انعقاد کیا جس کا موضوع تھا ”دیریا امن قائم کرنے کے بنیادی اصول“۔ اس کانفرنس کی تیاری کا آغاز ایک ماہ قبل ہی کر دیا گیا تھا۔ مقامی کوسل کے دفاتر، ہیلتھ، ہاؤسنگ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، اسکولز، لائبریریز، ڈاکٹرز، میڈیا کے نمائندوں، لارڈ میر، ایم پیز سے رابطے کے علاوہ مختلف مقامی کمیونٹیز کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ کانفرنس میں سیاسی و سماجی اہم شخصیات، مختلف کمیونٹیز کے افراد اور عوام دین شہر کے علاوہ لارڈ میر، عہدیداران بریڈفورڈ کوسل اور ایم پیز وغیرہ نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس کے باقاعدہ آغاز سے قبل مہماں ن کی آمد پر اُن کے لئے ریفریشمیٹ کا نظمان کیا گیا تھا جبکہ انہیں مسجد بریڈفورڈ کا تعارفی دورہ بھی کروایا گیا۔ امیر جماعت احمدیہ یوکے محترم رفیق احمد حیات صاحب اور مبلغ انچارج یوکے وامام مسجد فضل لندن محترم عطاء الجیب راشد صاحب کو خاص طور پر اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا۔

محترم امیر صاحب یوکے کی زیر صدارت کانفرنس کا آغاز مکرم حافظ منادی احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا جبکہ مکرم سعد آفتاب صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ صدر جماعت احمدیہ بریڈفورڈ نارتھ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مہماں نوں کو خوش آمدید کہا اور کانفرنس کے منعقد کرنے کی غرض وغایت بیان کی۔ ریجنل مشنری محترم مبارک احمد برا صاحب نے اسلام اور احمدیت کا تعارف پیش کیا۔

بعد ازاں لیڈر آف بریڈفورڈ کوسل مکرمہ سوزن ہنچ صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کی جانب سے اس امن

امن کا نفرنس گلاسگو



دونوں مذاہب ایک ہی موقف پر قائم ہیں۔ ان تقاریر کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ نعتیہ کلام پیش کیا گیا جس کا انگریزی میں ترجمہ بھی سامعین کو بنایا گیا۔

کانفرنس میں شامل مختلف رفاهی تنظیموں کے نمائندگان نے بھی مختصر خطاب کیا جس میں درج ذیل تنظیمیں شامل ہیں:

Poppy Scotland

Ronald McDonald House

Glasgow Children's Hospital Charity

جماعت احمدیہ گلاسگو کی سالوں سے ان رضاکار رفاهی تنظیموں کے ساتھ کام کر رہی ہے اور ہر سال کی ہزار پاؤند چندہ اکٹھا کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے۔ ان مقررین نے اس بات کا بر ملا اظہار کیا کہ جماعت گلاسگو کی مدد سے انہوں نے کئی منصوبہ جات کمل کئے ہیں جہاں چندوں کی اشد ضرورت رہتی ہے۔

آخری تقریر مکرم و محترم ابراہیم اخلف صاحب، سیکٹری تبلیغ برطانیہ کی تھی جس میں انہوں نے: امن کا راستہ: کے عنوان سے ایک خوبصورت اور جامع مضمون سامعین کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی ایک مختصر نشست ہوئی اور آخر میں ممبر آف پارلیمنٹ Alison Thewlis نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس شام کو امن کے موضوع پر گفتگو میں حصہ لیا۔ اس موقع پر گلاسگو کے چیف پولیس انسپکٹر مکرم شاہین با بر صاحب

اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گلاسگو سکاٹ لینڈ نے اپنی سالانہ امن کا نفرنس کا انعقاد مورخہ 25 نومبر 2018 بروز اتوار کو اپنی مسجد بیت الرحمن میں کیا۔ کانفرنس کے انتظامات میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے خط لکھا گیا۔ اس کے علاوہ کانفرنس کمیٹی بنائی گئی جس کے ذمہ مختلف کام لگائے گئے جیسے لیف لیٹس کی تقسیم، پرنٹ اور سوشن میڈیا اور مقامی سیاسی رہنماؤں سے روابط شامل ہیں۔

پروگرام شام ۳ بجے شام شروع ہوا جس سے پہلے مسجد اور ملحقة حال کو سجا یا گیا اور ایک شاندار نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ معزز مہمانوں کے استقبال کیلئے اطفال پر مشتمل ایک ٹیم تیار کی گئی جو مہمانوں کو لے کر نمائش کے کمرہ تک جاتی تھی جہاں قرآن کریم کے تراجم، انگریزی میں گلہ کے ذریعہ اجاتی کیا گیا۔ یہاں بھی ایک خوبصورت تعلیم کو بیزار کے ذریعہ اجاتی کیا گیا تھا۔ یہاں بھی ایک نوجوانوں کی ٹیم ہر وقت مہمانوں کے ساتھ رہی اور گفت و شنید میں اسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کرتی رہی جسے مہمانوں نے بہت سراہا اور کہا کہ اس تعلیم کا ہمیں پہلے علم ہی نہیں تھا۔ بعد ازاں مہمانوں کی تواضع چائے اور مشروبات سے کی گئی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ کانفرنس کے مقررین کا مختصر تعارف پیش کیا گیا اور انہیں اپنی مخصوص نشستوں پر بلا یا گیا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف اور جماعت کی خدمت خلق سے متعلق عالمی سطح پر مساعی کا ذکر ایک ویڈیو کے ذریعہ کیا گیا۔

پہلی تقریر of Mr. Philip Mandelson (Chair of interfaith Glasgow) کی طرف سے کی گئی جس میں انہوں نے ہر سال جماعت کی طرف سے امن کا نفرنس منعقد کرنے کی کوششوں کو سراہا۔ دوسری تقریر عیسائی مشنری Rev. Jerry Eve کی طرف سے تھی جس میں انہوں نے کہا کہ اسلام اور عیسائیت کی تعلیمات ملتی جلتی ہیں اور جہاں امن کی بات ہو تو یہ

براہ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب / اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ذیلیا اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔
آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار ہے گا۔

ضروری کوائف:

- کتاب کا نام: مصنف / مرتب / مترجم کا نام: - ایڈیشن: مقام اشاعت:
- تاریخ اشاعت: ناشر / طبع: - تعداد صفحات: زبان: - موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل، پی او بی کس 14 چناب نگر بوجہ پاکستان

0092476214953;

Res:0092476214313,

Mob:00923344290902

فیکس نمبر: 0092476211943

ای میل: research.cell@saapk.org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ



نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ تمام مکاتب فلکر کو ساتھ لے کر چلنے کی روشن پروگرام ہے اور اس طرح کے پروگرام کرتی رہتی ہے جہاں تمام مذاہب مل کر ایک دوسرے کے عقائد کو جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

کانفرنس کا اختتام دعا سے ہوا جو مربی سلسلہ سکاٹ لینڈ محترم قریشی داؤد احمد صاحب نے کروائی ، بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں لذیز کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں 60 غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔

شہزادہ مبشر احمد

سیکرٹری اشاعت۔ جماعت احمدیہ گلاسگو

اطاعت
کی

اہمیت و برکات

حضرت انسؑ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جا بلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔“

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعتہ مسلمین حدیث نمبر: ۳۲۳۱)

کالستہ

کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کیلئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے کہ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

﴿٥٧﴾ سورۃ الحزاد

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھجتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2006)

تین مقدس انگوٹھیاں

”ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تین انگوٹھیاں تھیں جو کہ بعد میں اولاد میں باٹی گئیں جس میں سے ایک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ حضور کے والد صاحب نے یہ فیصلہ کس طرح کیا تھا کہ وہ انگوٹھی حضور کو ملے اور جو تیسرا انگوٹھی ہے وہ اس وقت کہاں ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو ملی تھی۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”تین انگوٹھیاں تھیں۔ حضرت امام جان رضی اللہ عنہا نے اپنے تینوں زیوں کو دے دی تھیں۔ ”الیس اللہ بکاف عبده“ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثاني رضی اللہ عنہ کے پاس اور جو دوسرا الہام تھا ”اذ کر نعمتی.....“ وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”میں نے قرآن کے لفظ میں غور کیا۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن پڑھنے کے لائق کتاب ہے..... اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہمارے جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبیر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں..... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لوٹو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہرنا سکے گی۔“

(ایام اصلح، روحانی خزانہ جلد 14 صفحہ 240-241)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کیلئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود بھیجننا چاہئے۔ اس پُر فتن زمانے میں اپنے آپ

شیخ روشن دین تنور

کر طعن و تمسخر کی خرافات کو تو بند
ہو سکتا ہے اقبال غزلِ خواں کا گلو بند
نومید نہ ہو عرش کے پانی سے کسی وقت
ہو سکتی نہیں کوثر و شنیم کی جو بند
تو خوب ہے زک جائے ہمیشہ کے لئے سانس
ہو سانس کی تاروں سے اگر نغمہ ہو بند
ہدم تو سمجھنا وہ مری موت کا دم ہے
جس دم مری آنکھوں سے ہوا دل کا لہو بند
گلزار میں پھر فصلِ بہار آتی نہ ہر سال
کر سکتی اگر فصلِ خزاں نشو و نمو بند
رک جائے تو رک جائے ستاروں کی تگ و تاز
ہوتا نہیں ساقی کا کبھی دور سبو بند

پاس اور ”مولیٰ بس“، ان کے تیرے چھوٹے بیٹے (حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے پاس آئی تھی۔ ”
حضور انور نے فرمایا: ”جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی“ کے پاس تھی میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت کے پاس رہے گی۔
دوسری انگوٹھی جو حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کے پاس تھی وہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو دے دی تھی اور وہ ان کے پاس ہی تھی۔ ان کی اپنی تو اولاد کوئی نہ تھی۔ ان کے لے پالک بیٹے ظاہر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ جوانگستان کے مرتبی سلسلہ رہے ہیں کے پوتے ہیں، آج کل ان کے پاس ہیے۔ تیسرا انگوٹھی جو ”مولیٰ بس“، والی ہے وہ میری والدہ نے مجھے دی تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ان کا خیال تھا کہ جو واقف زندگی ہوگا اس کو دوں گی تو اس وقت وہ میں ہی تھا، تو اس وقت سے یہ ملی ہوئی ہے۔ سفروں میں یا اکثر مجلسوں میں پہن لیتا ہوں۔ آج بھی میں نے دونوں پہنی ہوئی ہیں تو بس مختصر جواب یہی ہے۔

(مانوز از مجلس عرفان منعقدہ جمنی 24 نومبر)

دوجو اخلاف

1974 کے بدناام زمانہ فیصلے کے کچھ عرصے بعد فیصل آباد کے نامور بریلوی عالمِ دین مولوی سردار احمد صاحب دیالگڑھی کے بعض معتقد علماء ربوہ آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ حضرات سے جماعت احمدیہ کا اختلاف صرف لفظی ہے۔ انہوں نے حیرت زدہ ہو کر اس کی وضاحت چاہی۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ ہمارا اختلاف صرف لفظ توفی اور مع کے معنوں میں ہے۔ جس کا فیصلہ کتاب اللہ سے لینا چاہئے۔ قرآن کا کتنا زبردست اعجاز ہے کہ اس نے ایک ہی نقرے و توقیع مَعَ الْأَبْرَار میں دونوں تنازع لفظوں کو جمع کر کے دن چڑھا دیا ہے۔ فرمائیے کیا اس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے خدا نیکوں کے ساتھ ہمیں آسمان پر اٹھا لے؟ یا یہ کہ جب کوئی

انور مسعود کے دو قطعات

دوستو انگلش ضروری ہے ہمارے واسطے
فیل ہونے کو بھی اک مضمون ہونا چاہئے
صرف محنت کیا ہے انور کامیابی کے لئے
کوئی اوپر سے بھی ٹیلیفون ہونا چاہئے
تیور ڈکان دار کے شعلے سے کم نہ تھے
لبھ میں گنجتی تھی گرانی غرور کی
گاہک سے کہہ رہا تھا ذرا آئینہ تو دیکھ
کس منه سے دال مانگ رہا ہے مسور کی

”انہیں وہ دونوں علماء دکھاتو دیں۔“

ایک دفعہ ایک آدمی قادیان میں بارہ نمبرداروں کیساتھ آیا۔ وہ صرف تحقیق کے لئے آیا تھا۔ ایک رات منتظر احمد صاحب کو کہنے لگا کہ ”مرزا صاحب کی عربی تحریر یہ بہت پایہ کی ہوتی ہیں۔ ضرور انہوں نے کوئی عرب ملازم رکھے ہوئے ہوں گے جو لکھ کر دیتے ہوں گے۔“

منتظر احمد صاحب نے کہا کہ۔ ”ہاں دو علماء رات کو ہوتے ہیں ایک تو حافظ معین الدین صاحب اور دوسرا مولوی چراغ صاحب“ حضرت اقدس بھی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ حضور بہت ہنسے۔ اگلے دن وہی مولوی پھر آیا تو حضور نے منتظر صاحب سے فرمایا کہ ”انہیں وہ دونوں علماء دکھاتو دیں۔“ منتظر صاحب نے چراغ دین اور معین الدین کو بلا کر مولوی صاحب کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ چراغ ایک ان پڑھ باشندہ تھا اور معین الدین ایک ناپینا فقیر جو حضرت کے پاؤں دبایا کرتا تھا۔ اس پر مولوی صاحب کے شکوہ دور ہو گئے اور بیعت کر لی۔

(روایت منتظر احمد صاحب صفحہ 180-181 میرۃ المهدی حصہ اول روایت 777)
(حوالہ کتاب ”مضامین شاکر“ مضامین مکرم عبدالرحمن شاکر صاحب مرحوم صفحہ 53)

نیک بندہ مرنے لگے تو ساتھ ہی ہمارا بھی ہارت فیل ہو جائے؟ اس استدلال نے انہیں بالکل لا جواب کر دیا اور ان کے منہ پر ہوا یاں اڑنے لگیں۔

دلچسپ علمی واقعات صفحہ

دو شعر

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب[ؒ] کے دو عارفانہ اشعار:
اے خدا، اے میرے رب، رب الوری
میں ہوں بیکار اور تو ہے کبریا
ظاہری حروف میں ہے گواشتراک
فرق ہے معنوں میں پر بے انتہا
بیکار=ب، می، ک، ا، ر کبریا=ک، ب، ر، می، ا

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے
یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ
سب ذاتی رنجشوں اور کدرتوں کو
بخلاد یا جائے“

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، خطبہ جمعہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ء)

ایک دفعہ جوش ملیح آبادی مولانا ابو الكلام آزاد سے ملاقات کیلئے گئے اور ملاقاتیوں کے کمرے میں بیٹھ کر اپنے نام کا رقہ اندر بھجوادیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد بعض ضروری معاملات پر غور و فکر میں مصروف تھے اس لئے جوش ملیح آبادی کا کارڈ نہ دیکھ سکے۔ ادھر جوش صاحب نے انتظار کی طوالت سے گھبرا کر یہ شعر لکھ کر اندر بھجوادیا اور خود فوراً ہی وہاں سے چلے آئے۔

شعر یہ تھا:

نامناسب ہے خون کھولانا
پھر کسی وقت مولانا

ثار میں تیری گلیوں کے

(فیض احمد فیض)

ثار میں تیری گلیوں کے، اے وطن کے جہاں
چلی ہے رسم، کہ کوئی نہ سر انٹھا کے چلے
جو کوئی چاہئے والا طوف کو نکلے
نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے
ہے اہل دل کیلئے اب یہ نظمِ بست و کشاد
کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد
بجھا جو روزِ زندگی تو دل یہ سمجھا ہے
کہ تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہوگی
چمک اٹھے ہیں سلاسل تو ہم نے جانا ہے
کہ اب سحر ترے رخ پر بکھر گئی ہوگی
غرضِ تصورِ شام و سحر میں جیتے ہیں
گرفتِ سایہ دیوار و در میں جیتے ہیں
یونہی ہمیشہ الححتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی رسم نئی ہے، نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلانے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی
اسی سبب سے فلک کا گلہ نہیں کرتے
ترے فراق میں ہم دل برا نہیں کرتے

میرے مامن کو کب ہوں گے وہ نگہدار نصیب

(ثاقب زیرودی)

اے وطن جب بھی تھے میری ضرورت ہوگی
میری ہر سانس تحفظ کی ضمانت ہوگی
میں کہ اک راندہ درگاہ ترا ٹھہرا ہوں
دیکھنا مجھ سے ہی اک دن تری زیست ہوگی
جاگزیں قائدِ اعظم کے ارادوں میں جو تھی
تیری عظمت کی ضمانت وہی وقت ہوگی
میرے مامن کو کب ہوں گے وہ نگہدار نصیب!
جن کی آنکھوں میں حیا اور مروت ہوگی
اب تو ہر لمحہ قیامت کی طرح گزرے ہے
کون کہتا تھا کہ اک روز قیامت ہوگی
کم سوادوں کی بن آئے گی خبر تھی نہ ہمیں
غماک پا عزت و توقیر و شرافت ہوگی
ہوگی بد خواہوں کے ہاتھوں میں عنانِ تقدیر
جرب کے رحم پر مطلقاً مجبور کی عزت ہوگی
ہوگا ہر جاہل مطلقاً کو یہاں غیب کا علم
منکشف اس پر ہر اک قلب کی حالت ہوگی
اب کوئی جنسِ صداقت کا طلبگار نہیں
پچ جو بولے گا اسے خود سے ندامت ہوگی
اب حقائق بھی بدلنے لگے یارانِ وطن
اس سے بڑھ کر کہاں توہین صداقت ہوگی
ذکرِ محبوب پر کلنتی ہے زبان دیکھئے تو
یہ نہ سوچا تھا کہ اک روز یہ صورت ہوگی
جہاں مذهب ہو ریا کاری، عقیدہ ہو فریب
کیسے کہہ دول کہ وہاں بارشِ رحمت ہوگی
ما سوا کذب و ریا کون خریدے گا اسے
سر بر بازار جو نیلام سیاست ہوگی
”مالک الملک“ کو روداد سناؤں گا وہیں
ستے ہیں حشر میں بے لگ عدالت ہوگی
اس سے بڑھ کر ہے بھلا کون علیم اور خبیر
”میں اگر عرض کروں گا تو شکایت ہوگی‘



پیارے اللہ کی پیاری باتیں

ستا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر مخفی نہیں میں ایک بد حال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا اپنے گناہوں کا اقراری اور معرف ہو کر تیرے پاس چلا آیا ہوں۔ میں تجھ سے عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں ہاں تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہ گار کی طرح زاری کرتا ہوں، ایک اندھے ناپینا کی طرح ٹھوکروں سے خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گر پڑا ہے اور ناک خاک آلو دھے ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بد بخت نہ ٹھہر ا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور حرم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاویں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کر لینا۔ (مجمع الزوائد حبیثی)

تو اندازہ کریں کہ ان عاجزانہ دعاوں کا۔ کیا ہم اس سے کم عاجزانہ دعا کیں مانگ کر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طالب ہو سکتے ہیں۔ ہمیں تو بہت بڑھ کر اپنی عاجزی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اصل میں تو یہ وہ طریقہ ہیں یا اسلوب ہیں جو آنحضرت ﷺ نے دعا کر کے ہمیں سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اس اسوہ حسنة پر چل کر اسی طرح عاجزی اور انکساری اختیار کرنے والے ہوں۔
(حضور اور ایادہ اللہ کے ایک خطبہ جمعہ سے مانوز)

وَإِذْ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْقُوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٢٨﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتَنَا أَمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ۝
وَأَرِنَا هَنَاءً سَكَنًا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ النَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٩﴾

(سورۃ البقرہ 129-128)

ترجمہ:

اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی، یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سنے والا اور دامی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جمک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار حرم کرنے والا ہے۔

پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری باتیں

روایت ہے کہ جنہیں الوداع کے موقع پر عرفات کی شام میں آنحضرت ﷺ نے اس طرح دعا کی کہ: اے اللہ! ٹو میری باتوں کو

حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری باتیں

جہاں پکل تھے وہیں آج تم نہ رک رہنا
قدم بڑھاؤ کہ ہے انتقال میں برکت
لگائیونہ درخت شکوہ دل میں کبھی
نہ اس کے پھل میں ہے برکت، نہ ڈال میں برکت
یقین سی نہیں نعمت کوئی زمانے میں
نہ شک میں خیر ہے نے احتمال میں برکت
جو چاہے خیر تو کر استخارہ مسنون
عبد تلاش نہ کرتیرو فال میں برکت
خدا کی راہ میں دے جس قدر بھی ممکن ہو
کہ اس کے فضل سے ہوتیرے مال میں برکت

ہے عیش و عشرت دنیا تو ایک فانی شے
خدا کرے کہ ہوتیرے مال میں برکت

حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے تعلق باللہ کے واقعات

(شائع کردہ: نظارت نشر و اشاعت قادیانی)

میں تو نوکر ہو گیا ہوں

حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب کو آپ کی بڑی فکر رہتی
کہ میرا چھوٹا بیٹا دن بھر مسجد میں ہی پڑا رہتا ہے صرف نماز قرآن
پڑھتا ہے آخر یہ اپنے بیوی بچوں کی کس طرح پرورش کرے گا؟ گھر
گر ہستی کے کس طرح یہ قابل بنے گا۔ چنانچہ اسی فکر میں آپ کے
والد صاحب نے ایک دفعہ آپ کی سرکاری نوکری لگانی چاہی۔
حضرت مسیح موعودؑ نے جواباً اپنے والد صاحب کو عرض کیا کہ میں نے
جہاں نوکری کرنی تھی کر لی ہے۔ میں تو نوکر ہو چکا ہوں۔ حضرت

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا
ذرۂ ذرۂ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر
ایک ذرۂ مخلوقات کا مع اپنی تمام قوئی کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے
وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے
اور نہ اسکے تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے۔ اور ہزاروں درود
اور سلام اور حمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل
ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی
ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ اور آپ فوق العادت نشان دکھا کر
اپنی قدیم اور کامل طاقتیں اور قوتیں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا
ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور
ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اسکی
قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جسکے بغیر کسی چیز نے
نقش وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں
رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا اور بیشمار قدرتوں والا
ہے اور بیشمار حسن والا احسان والا اسکے سوا کوئی اور خدا نہیں۔“
(نیم دعویٰ ص 3)

محمد عربی کی ہوآل میں برکت

(از کلامِ محمود)

محمد عربی کی ہوآل میں برکت
ہو اس کے حُسن میں برکت جمل میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت
حلال کھا کر ہے رزق حلال میں برکت
زکوٰۃ دے کہ بڑھے تیرے مال میں برکت
ملے گی سالک رہ! تجھ کو حال میں برکت
کبھی بھی ہو گی میسر نہ قابل میں برکت

صاحب سے کہتے کہ حضور بہت گرمی ہے تو دوسرے دن بارش ہو جاتی۔ نیز مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بیان کیا کہ اس زمانہ میں فصلوں کے متعلق بھی کسی شکایت نہیں ہوئی۔ خاکسار نے گھر آ کر والدہ صاحبہ سے اس کا ذکر کیا تاونہوں نے فرمایا کہ حضرت صاحب جب فرماتے تھے کہ آج بہت گرمی ہے تو عموماً اسی دن یادوں سے دن بارش ہو جاتی تھی۔ اور آپ کے بعد تو مہینوں آگ برتی ہے اور بارش نہیں ہوتی۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول)

مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے ص 52-51 روایت نمبر 70)

ہمیں کوئی آگ میں ڈال کر دیکھ لے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ ”بیان کیا مجھ سے چوہدری حاکم علی صاحب نے کہ ایک دفعہ کسی ہندو نے اعتراض کیا کہ حضرت ابراہیم پر آگ کس طرح ٹھنڈی ہو گئی۔ اس اعتراض کو جواب حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول نے لکھا کہ آگ سے جنگ اور عداوت کی آگ مراد ہے۔ انہی ایام میں ایک دن حضرت مسیح موعود چھوٹی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے پاؤں دبارہ ہے تھے اور حضرت مولوی صاحب بھی پاس بیٹھے تھے کہ کسی نے حضرت صاحب کو یہ اعتراض اور اس کا جواب جو مولوی صاحب نے لکھا تھا سنایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس تکلف کی کیا ضرورت ہے ہم موجود ہیں کوئی آگ میں ڈال کر دیکھ لے کہ آگ گلزار ہو جاتی ہے یا نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ اعتراض دھرم پال آریہ مرتد اسلام نے کیا تھا اور حضرت مولوی صاحب نے اس کی کتاب ’ترک اسلام‘ کے جواب میں نور الدین، کتاب لکھی تھی۔ اس میں آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ آگ سے مراد مخالفوں کی دشمنی کی آگ ہے مگر حضرت صاحب تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں اس زمانہ میں ہم موجود ہیں ہمیں کوئی مخالف دشمنی سے آگ کے اندر ڈال کر دیکھ لے کہ خدا اس آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے کہ نہیں۔ آپ کا ایک الہام بھی اس مفہوم کو ظاہر کرتا ہے جس میں

مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ ”بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کا لہواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لا اور ایک انگریز حاکم میر اواقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشاء ہو تو کسی عہدہ پر نوکر کروادوں جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا ”میں تو نوکر ہو گیا ہوں“ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہو۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے۔“ خاکسار عرض کرتا ہے کہ کا لہواں قادیان سے جنوب کی طرف دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے اور نوکر ہونے سے مراد خدا کی نوکری ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ جھنڈا سنگھ کی دفعہ یہ روایت بیان کر چکا ہے اور وہ قادیان کی موجودہ ترقی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کا بہت ذکر کیا کرتا اور آپ سے بہت محبت رکھتا ہے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے ص 43 روایت نمبر 52)

جب آپ فرماتے گرمی بہت ہے تو بارش ہو جاتی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے قاضی امیر حسین صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ عجیب تھا قادیان میں دو دن گرمی نہیں پڑتی تھی کہ تیسرا دن بارش ہو جاتی تھی۔ جب گرمی پڑتی اور ہم حضرت

خدا تعالیٰ آپ سے فرماتا ہے کہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ ”آگ سے ہمیں مت ڈراو آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔“ خاکسار عرض کرتا ہے کہ چوہدری حاکم علی صاحب نے اس ذکر میں یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی شخص نے یہ تماشا دکھانا شروع کیا کہ آگ میں ھس جاتا تھا اور آگ اسے ضرر نہ پہنچتی تھی۔ اس شخص نے مخالفت کے طور پر حضرت صاحب کا نام لے کر کہا کہ ان کوستح ہونے کا دعویٰ ہے اگر سچ ہیں تو یہاں آجائیں اور میرے ساتھ آگ میں داخل ہوں کسی شخص نے یہ بات باہر سے خط میں مجھے لکھی اور میں نے وہ خط حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک شعبدہ ہے ہم تو وہاں جانہیں سکتے مگر آپ لکھ دیں کہ وہ یہاں آجائے۔ پھر اگر میرے سامنے وہ آگ میں داخل ہوگا تو زندہ نہیں نکلے گا۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول)

مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے ص 136 تا 138 روایت نمبر 147

الله دین کے جن کا زوال

الله دین کا چراغ نسل درسل ہوتا ہوا جب الله دین ہفتمن کے ہاتھ آیا (جو ایک سیدھا سادہ انسان تھا) تو اس نے باپ کی وفات کے اگلے ہی روز چراغ زمین پر رکڑا، جس سے فضا میں دھواں پھیل گیا اور پھر اس دھویں میں سے ان کا خاندانی جن خوف ناک قہقہے لگاتا ہوا نمودار ہوا۔

اس کے بازو مشرق اور مغرب میں پھیلے ہوئے تھے اور قد آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ جب یہ دھواں چھٹا اور اس قوی ہیکل جن کی دھلاد پینے والی آواز فضائیں گونجی: ”کیا حکم ہے میرے آقا؟“ تو الله دین ہفتمن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کہا ”ذرادوڑ کرنگ والی دکان سے میرے لیے ایک سانچی پان لاؤ۔“

جن کو اپنے نئے آقا کے اس حکم میں بڑی شرم محسوس ہوئی، مگر اس نے تعییل کی اور دوبارہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا گیا۔ الله دین نے اسے حکم کا

منتظر پایا تو کہا ”نمہنا چاہتا ہوں، بالٹی اٹھاؤ اور سر کاری نکلے سے پانی بھر کر اسے صحن میں رکھدو۔“

جن کو اگرچہ ایک بار پھر بڑی سکلی، محسوس ہوئی، مگر اس نے ”جو حکم میرے آقا کہا اور غائب ہو گیا۔ نہانے سے فراغت پا کر الله دین نے ایک بار پھر چراغ رکڑا، جس پر ایک گڑگڑا ہٹ سنائی دی اور خوف ناک قہقہے سے جن نمودار ہوا۔

اور کہا ”کیا حکم میرے آقا؟“ الله دین نے کہا ”بازار سے سبزی وغیرہ لے کر آؤ اور میرے لیے جلدی سے کھانا تیار کرو مجھے بڑی بھوک لگی ہے۔“ یہ سن کر جن بہت شرمسار ہوا اور گردن جھکا کر بازار کی طرف چل پڑا۔ کھانا وغیرہ کھا کر الله دین نے ایک بار پھر چراغ رکڑا، جس پر جن ایک کھسیانی ہنسی ہنستا ہوا نمودار ہوا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ الله دین نے کہا کہ ہمسایوں سے تھوڑی سی پتی مانگ کر لاؤ اور چائے بناؤ۔“ یہ سن کر پسینے کے قطرے جن کی پیشانی پر نمودار ہوئے مگر وہ حکم کی تعییل میں مشغول ہو گیا۔ پھر یوں ہوا کہ دن میں اور سال گزرتے گئے اور وہ اپنے آقا کی خدمت میں اسی طرح مشغول رہا۔

اس کا قد بھی گھٹتا چلا گیا اور اس کے قہقہوں کی گونج بھی مدھم پڑ گئی۔ ایک تبدیلی اس میں یہ رونما ہوئی کہ الله دین کے چراغ رکڑ نے پر وہ کاندھے پر رومال رکھنے نمودار ہوتا اور ”کیا حکم میرے آقا کے بجائے کیا حکم ہے صاحب جی“ کہتا۔ اس کا قد بھی گھٹتا چلا گیا اور ایک وقت آیا اس کا قد اپنے آقا کے قد کے برابر ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اس کی کمر میں درد ہونے لگا اور وہ باقاعدگی سے ”سرپیکس تی“ کھانے لگا۔ اور آہستہ آہستہ اپنی شناخت بھی بھول گیا۔ سواب بلانے کے لیے چراغ رکڑ نے کی ضرورت نہ تھی وہ کاندھے پر رومال رکھے، دھوتی اور بنیان پہنے ایسے ہی سب کی نظر وہ کے سامنے پڑا رہتا۔

ایک دن اس نے الله دین سے کہا ”صاحب جی! اگر آپ اجازت دیں تو میں کہیں اور کام تلاش کروں۔ آپ کو جو تھواہ ملتی ہے اس میں آپ کا اپنا گزارا بھی نہیں ہوتا۔“ الله دین نے جھینپ کر اسے اجازت دے دی۔

سو یہ جن آجکل بابو ہوٹل میں ملازم ہے اور ”اوئے

آگیا اور وہ خوشی سے چینا۔ ارے فضلو! یہی جوتا خریدلو، ہمارے پاؤں میں بالکل ٹھیک آگیا ہے۔ ”فضلو نے کہا“ مگر سرکار! آپ نے پاؤں میں جو تے کے ڈبے پہن رکھے ہیں۔“

۳۔ ایک عورت نے بھکاری کو روکھی روٹیاں دیں۔ بھکاری روٹیاں لے کر کھڑا رہا۔ عورت نے کہا ”روٹیاں دے تو دیں“ اب کیوں کھڑے ہو؟ بھکاری بولا ”ہاضمے کی گولیاں بھی دے دیں۔“

۴۔ فقیر عورت سے：“آپ کے پاس کوئی پھٹا پرانا کوٹ ہو تو مجھ غریب کو دیں۔“ عورت نے کہا: ”مگر تم نے جو کوٹ پہنا ہوا ہے وہ تو نیا ہے۔“ فقیر نے کہا ”آپ کا کہنا بجا ہے بیگم صاحبہ! مگر اس نے کوٹ نے ہی میرا دھندا چوپٹ کر رکھا ہے۔“

۵۔ مریض نر س سے: کیا ڈاکٹر نے نیند لانے والی گولیاں ابھی تک نہیں ھیجیں؟
نر: نہیں

مریض: گولیاں جلد منگوالو۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔ میں گولیوں کے انتظار میں زیادہ دیر جاگ نہیں سکتا۔

بوجھو تو جانیں

- ۱۔ مت جانو کچھ ایسا ویسا
ہے وہ بالکل آپ ہی جیسا
جواب: آئینے میں عکس
 - ۲۔ دیکھ کر اس کا کمال اُس کا ہنر
بادشاہوں کا بھی جھک جاتا ہے سر
جواب: نائی
 - ۳۔ اک شے، دونوں رنگ دکھائے
کڑوی یا میٹھی بن جائے
- زبان

چھوٹے“، کی آواز سن کر تھکے تھکے قدموں کے ساتھ ایک میز سے دوسری میز کی طرف جاتا ہے۔ کبھی کبھی اسے اپنا ماضی یاد آتا ہے تو اس کی آنکھیں بھر آتی ہیں۔

بڑے بڑے بادشاہوں کے محلات کو اپنی ہتھیلی پر اٹھا لینے والا جن دوبارہ جن کے روپ میں آنے کے لیے اپنی تمام قوتیں مجمعع کرتا ہے۔ مگر اپنی اس تمام ترکوش کے نتیجے میں وہ سکریٹ کے دھویں جتنے مرغولے میں سے اپنی دھنی کمر پر ہاتھ رکھنے نمودار ہوتا ہے۔

اس پر وہ مارے ندامت کے سر جھکا لیتا ہے اور کہتا ہے:
”میں بڑے کروفر والا جن تھا مگر میرے آقاوں نے مجھے کم زور کر دیا“ پھر ایک دم سے خوف زدہ ہو کر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگتا ہے کہ کہیں کسی نے یہ سن ٹوٹیں لیا کہ وہ کبھی بڑے کروفر والا جن تھا۔

ہنسیے ہنسایئے

۱۔ بچہ سکول سے رزلٹ بک لے کر گھر پہنچا تو سیدھا باپ کے پاس گیا اور بولا ”ابو! آپ بہت خوش قسمت ہیں“ وہ کیسے؟ ”ابو نے پوچھا۔ وہ بولا وہ ایسے کہ اب آپ کو میرے لیے نئی کتابیں نہیں خریدنی پڑیں گی۔“ میں اسی کلاس میں رہ رہا ہوں۔

۲۔ ڈاکٹر مریض کے معائنے کے لیے اس کے گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بچوں کے شورو غل کی وجہ سے کمرے میں ہنگامہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نے یہ صورتحال دیکھی تو مریض سے بولا: ”محترم آپ کو مکمل آرام کی ضرورت ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ کل سے اپنا دفتر جوانئ کر لیں۔“

۳۔ ایک آدمی کے پاؤں بہت بڑے تھے اور نظر بھی کمزور تھی ایک بار وہ اپنے نوکر کے ساتھ جوتا خریدنے گیا۔ مگر جو تے کا بڑے سے بڑا سائز بھی اس کو پورا نہ آیا۔ اچانک ایک جوتا اس کے پاؤں میں پورا

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے

2019ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انترو یو) 10 اور 11 جولائی 2019ء کو انشاء اللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔
داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:-

تعلیٰ معيار

درخواست دہنده کے کم از کم پچ مضامین میں جی سی ایس ای ((GCSE) کم از کم تین مضامین میں اے لیوزن (A-Levels) یا اس کے مساوی تعلیم میں C گریڈ سے کم گریڈ یا 60% سے کم نمبر نہ ہوں۔

عمر

جی سی ایس ای ((GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17 سال اور اے لیوزن (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19 سال ہونی چاہئے۔

میڈیکل رپورٹ

درخواست دہنده کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے تفصیلی میڈیکل رپورٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونی چاہئے۔

تحریری ٹیسٹ و انترو یو

درخواست دہنده کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انترو یو ہوگا۔ جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انترو یو کیلئے صرف اسی کینڈیڈیٹ کو بلا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔

تحریری ٹیسٹ اور انٹرو یو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، وقف نو سلمیس اور انگریزی وار دوز بان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم اور کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی کینڈ یڈیٹ کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ اس میں ان کے پڑھنے کا رجحان موجود ہے کہ نہیں۔

درخواست دینے کا طریق

درخواست، متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی:-

- ۱۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔
- ۲۔ درخواست دہنہ کی صحت کی بابت تفصیلی میڈیکل رپورٹ (بزبان انگریزی)۔
- ۳۔ جی سی ایس سی / اے لیونز کے سڑھیکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریدز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔
- ۴۔ پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔
- ۵۔ درخواست دہنہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

متفرقہ ہدایات

- ۱۔ درخواست میں کینڈ یڈیٹ کے نام کے سپلینگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔
- ۲۔ مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30 مئی 2019ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

۳۔ جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:-

Jamia Ahmadiyya UK

Branksome Place

Hindhead Road

Haslemere

GU27 3PN

+44(0)1428647170 Tel:

+44(0)1428647173

+44(0)7988461368 Mob:

+44(0)1428647188 Fax:

۴۔ رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تا ہفتہ صبح آٹھ بجے سے دو پہر دو بجے تک ہیں۔

(پسپل جامعہ احمدیہ یوکے)



ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعـا

”دعـا عـدـمـه شـيـهـے هـے اـگـرـ توـفـيقـ هـوـ توـ ذـرـعـيـهـ مـغـفـرـتـ کـاـ هـوـ جـاتـيـ هـے اوـ رـايـهـ کـےـ ذـرـعـيـهـ سـےـ رـفـتـ رـفـتـ خـداـ تـعـالـاـ لـاـ مـهـرـ بـانـ هـوـ جـاتـاـ هـےـ دـعـاـ کـےـ نـهـ کـرـنـےـ سـےـ اوـلـ زـنـگـ دـلـ پـرـ چـڑـھـتـاـ هـےـ پـھـرـ قـسـادـتـ پـیـداـ ہـوتـیـ هـےـ پـھـرـ خـداـ سـےـ اـجـنبـیـتـ۔ پـھـرـ عـدـاـوتـ۔ پـھـرـ نـیـجـہـ سـلـبـ اـیـمانـ ہـوتـاـ ہـےـ“

”خـداـ بـڑـاـ حـیـمـ کـرـیـمـ هـےـ اـگـرـ لوـگـ رـاتـ دـنـ تـضـرـعـ کـرـیـںـ۔ خـیرـاتـ اـورـ صـدـقـاتـ دـیـںـ توـ شـایـدـ وـہـ رـحـمـ کـرـکـےـ اـسـ عـذـابـ سـےـ انـ کـوـنجـاتـ دـےـ۔ اـگـرـ جـمـاعـتـ مـقـنـقـ ہـوـ کـرـ تـضـرـعـ کـیـ طـرفـ مـتـوجـ ہـوـ توـ اـسـ کـاـ اـثـرـ زـیـادـہـ ہـوـتاـ ہـےـ۔“ (ملفوظاتـ جـلدـ ۴ـ صـفحـہـ ۲۲۳ـ)

ھومیو پیتھک حزرائے

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یہارتے انہوں نے مجھے رات قریباً ساڑھے دس بجی بلوایا، کوئی دوائی کا مشورہ کرنا تھا۔ اتنے میں کوئی شخص بھاگا ہوا آیا کہ چوبدری شیر احمد صاحب کو 30-25 شہد کی کھمیاں کاٹ گئی ہیں۔ کافی بڑا حملہ تھا ان پر یا شاید بھریں تھیں۔ انہوں نے حضرت صاحب گودعا کے لئے کھلوا یا تھا کہ بہت خطرناک حالت تھی اور جان کرنی جیسی کیفیت تھی۔ حضرت صاحب اپنی بات بھول گئے۔ فوراً مجھے کہا کہ دوڑو واپس گھر جاؤ اور فوراً دو ابھیجو۔ میں نے گھر جا کر فروائیں تم میور اور آرینکا ملا کر بھجوائی۔ واپس پھر میں آیا کیھنے کے لئے 15-10 منٹ بعد پیغمبر آ گیا کہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہو گئے ہیں۔ کوئی تکلیف نہیں۔

تو ہومیو پیتھک دوائیں جب اثر دکھاتی ہیں تو یوں لگتا ہے جادو ہو گیا ہے۔ اس لئے ان کو آپ ہنگامی ضرورت کے لئے خاص طور پر آئے دن حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے محنت سے بھی زیادہ یادداشت پر زور دے کر بھی یاد کرنا پڑے تو کرنا چاہیئے مگر یہہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان پر مجھے تو کبھی بھی محنت نہیں کرنی پڑی۔ جو ہنگامی چیزیں ہیں وہ ویسے ہی دماغ پر جلدی نشش ہو جاتی ہیں اور ان کا علاج بھی ایک دفعہ پڑھ لیا تو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ دیچپی سے اگر پڑھیں تو فوراً دواز خود ہن میں آ جاتی ہے۔ (انضل انٹرنسیشن۔ 28 اپریل ۱۹۹۵ء)

ان نسخجات کے چھاپنے کا مقصد صرف ہی نوع انسان کی بے لوث خدمت ہے۔ ان ادویات کے استعمال سے پہلے اپنے معانج سے مشورہ ضرور کر لیں۔

برائلر مرغی کا گوشت ان گنت بیماریوں کا ذریعہ

نیو یارک۔ امریکی ماہرین صحبت کا کہنا ہے کہ بازار میں دستیاب برائلر مرغی کا گوشت متعدد بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے کیونکہ آج کل بازاری گوشت میں طرح طرح کے جراشیم پائے جا رہے ہیں۔ ماہرین نے مندرجہ ذیل مسائل سے خصوصاً خبردار کیا ہے۔

* سیلیو نیلا: **Salmonella** یا ایک بیکٹیریا ہے جو کہ متعدد جگہوں پر دستیاب برائلر مرغی کے گوشت میں پایا گیا ہے۔ یہ بیکٹیریا سارے جسم پر خطرناک سوزش پیدا کر سکتا ہے، اس سے بچنے کیلئے گوشت کو بلند درج حرارت پر پکانا چاہیے۔ * برائلر مرغی کے گوشت میں سیلیو نیلا سے بھی خطرناک جراشیم اسی کوئی بکثرت پایا گیا ہے اس کی وجہ سے پیشاب کی نالی کا افیکشن پیدا ہو سکتا ہے۔

* برائلر مرغیوں کی خوارک میں خطرناک دھات آرسینک استعمال کی جاتی ہے تاکہ گوشت کا وزن بڑھایا جاسکے۔ یہ دھات بہت سی بیماریوں کا موجب ہے اور جان لیوا بھی ہو سکتی ہے۔

* برائلر مرغیوں کی خوارک میں اینٹھی بائیوٹک اجزاء کا بھاری مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کا گوشت کھانے والوں پر اینٹھی بائیوٹک ادویات کا اثر نہیں ہوتا۔

* چکن ٹکش میں چربی اور جلد اور اندر ورنی اعضاء میں پائی جانے والی خون کی نالیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ان کو کھانے سے خون کی بیماری انسیما اور جسم کی رگیں پھونے کا مسئلہ پیش آ سکتا ہے۔

کارآمد نسخجات

☆ چھاتی میں افیکشن کا مرض لاحق ہو جائے تو

(1) Sulphur = 200 ، پہلے 3 دن روزانہ ایک خوارک لیں۔

(2) Phosphorus + Bryonia = 30 کی طاقت میں ملا کر لیں۔

☆ گلخراپ ہوتا

Belladonna+Bryonia+Causticum = 200 میں ملا کر لیں

اگر افاق نہ ہو تو 3 باروں میں 3 دن تک لیں۔

☆ ٹکھوں کی تکالیف کیلئے Euphrasia = 30 عمدہ دوائے ہے۔

☆ ایڑھی کے شدید درد میں Aurum-Mur Silicea اور Aurum-Mur کو آزمائیں۔

وَادِيٌّ الشَّافِيٌّ

حوالشافی

Howashafi

حوالشافی کا دامن۔ صحت کا ضامن

اسارٹ فون کا زیادہ استعمال، دماغی صلاحیتوں کی تباہی

اسارٹ فون کا زیادہ اور سلسلہ استعمال انسانی دماغ کی صلاحیتوں کو تباہ کر رہا ہے۔ جیسے جیسے اسارٹ فون کا استعمال بڑھ رہا ہے اس کے منفی اثرات بھی تیزی سے سامنے آ رہے ہیں جس میں انسانی اخلاقیات سے لے کر جسمانی صحت تک سبھی کچھ متاثر ہو رہا ہے۔ ایک نئی تحقیق میں خبردار کیا گیا ہے کہ اسارٹ فون کا زیادہ اور سلسلہ استعمال انسانی دماغ کی صلاحیتوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اسارٹ فون استعمال کرنے والا ہر تیرا شخص دن میں 25 بار اس کا استعمال کرتا ہے جب کہ ہر 10 میں سے ایک شخص سو کراچنے کے فوری بعد سب سے پہلے اسارٹ فون کا استعمال کرتا ہے جو ہمارے ذہنوں کو تباہ کر رہا ہے اور تو جو اور گہرائی سے سوچنے کی صلاحیتوں کو ختم کر رہا ہے۔

انٹرنیٹ پر تحقیق "انٹرنیٹ کس طرح ہمارے دماغ کو تبدیل کر رہا ہے" کے باñی نکولیس کر کہنا ہے کہ انٹرنیٹ ڈیوانسر مستقبل میں ہمارے ذہنوں میں بننے والی سوچوں کے پیڑیں کو تبدیل کر کے اس کی تباہی کا سبب بن رہا ہے۔ سائنس دان اور ماہرین نفیات خبردار کر چکے ہیں کہ سوچ کے پیڑیں کا تبدیل ہونا ہمارے سوچ کے زاویے تبدیل کر دیتا ہے اور کسی چیز پر کچھ دیر تک توجہ اور گہرائی سے سوچنے کے عمل کو بالکل ہی کم کر دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب دن بھر اتنا کچھ مواد آرہا تو پھر سوچ ایک چیز پر مستقل نہیں رہتی اور تو جہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

انھوں نے انٹرنیٹ کے دماغ پر ہونے والے مزید منفی اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہہ انٹرنیٹ کے ساتھ مستقل جڑے رہنے کے منفی اثرات اس سے کہیں زیادہ ہیں جتنا لوگ سوچتے ہیں اور وقت کے ساتھ یہ مزید گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر آپ مستقل انٹرنیٹ سے جڑے رہیں اور نئی معلومات حاصل کرتے رہیں تو ابتدائی طور پر آپ ان معلومات کو اپنے دماغ اور شعور میں ڈالتے جاتے ہیں لیکن اسے دماغ اس طرح پہنچ لئیں کر پاتا جس طرح ایک نارمل طریقے سے کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر یہ رجحان یوں ہی چلتا رہا تو وہ وقت آنے والا ہے کہ جب لوگ دن میں 200 بار اسارٹ فون کا استعمال کریں گے۔

پیٹ میں درد

سو ف 12 گرام، اجوائیں 12 گرام، کالانہک 6 گرام صاف کر کے باریک پیس لیں کھانے کے بعد 3 گرام پانی سے استعمال کریں اس کے استعمال سے معده درست ہو جائے گا۔ بھوک بیدار ہو جائے گی اور کھانا بھی جلد ہضم ہو گا۔

حالي پيٹ لہسن کھانے کے فوائد

لندن (نیوزڈیک) زمانہ قدیم سے انسان لہسن کا استعمال کرتا آیا ہے۔ رومن، مصری، ایرانی، یہود، عرب اور دنیا کی تمام اقوام نے لہسن کے فوائد پر سیر حاصل فتنگلوکی ہے اور کسی نے آج تک اس کے استعمال کو خطرناک نہیں کہا جکہ اسے "مصالح جات کا سردار" بھی کہا گیا ہے۔ لیکن آج ہم آپ کو لہسن کے خالی پیٹ استعمال کے فوائد بتائیں گے۔

اگر آپ لہسن کو خالی پیٹ کھائیں گے تو پیٹ میں موجود بیکثیر یا پیٹ خالی ہونے کے وجہ سے بہت کمزور ہو چکا ہو گا اور یہ لہسن کی طاقت کے خلاف لٹانہیں پائے گا جس سے آپ صحت منداور کی بیماریوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔

اسے خالی پیٹ کھانے سے جسم کا مادہ فتحی نظم مضبوط ہوتا ہے اور انسانی جسم بیماریوں سے ٹڑنے کے لئے مضبوط ہو جاتا ہے۔

لہسن ایک قدرتی اینٹی باسیونک ہے اور سردیوں میں اس کے استعمال سے انسان کھانی، نزلہ اور زکام سے محفوظ رہتا ہے۔

یہ خون کو پتلا کرتا ہے جس سے آپ کا نظام دواران خون تیز رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو بلند فشار خون سے بھی نجات ملتی ہے۔

اگر خون کی شریانیں بند ہوئے گیں تو روزانہ خالی پیٹ لہسن کا استعمال کریں، بہت جلد آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ کی طبیعت بحال ہو رہی ہے۔

اگر آپ کو جلدی بیماری کا مسئلہ درپیش ہو تو کھانے میں لہسن کی مقدار بڑھا دیں۔ اس سے آپ کے جسم میں زہر لیلے مادے کم ہوں گے اور جلد تروتازہ رہے گی۔ جسم میں موجود پروٹین کو خطرناک مادہ میں تبدیل ہو کر کینفر بننے کے رجحان کو بھی لہسن کا استعمال روکتا ہے۔

اگر اعصابی کمزوری کا مسئلہ ہو تو بھی لہسن انہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ لہسن کھانے سے بانجھ پن پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔

بخار، سرد رو، کھانی، وا رس، بارش میں بھی یا سنتی اور وجود ٹوٹنے لگے تو فوراً ہی۔

1. ACONITE+RHUSTOX=200

اور

2. ARNICA+BRYONIA=200

باری باری لیں تو اللہفضل کرے گا۔

حوالشافی کا دامن۔ صحت کا ضامن

www.howashafi.co.uk

سات کے ہند سے کا دلچسپ استعمال

اللہ کے دینے گئے علوم میں سے ایک علم ”علم الاعداد“ ہے جو ہوتا ہے۔
حضرت مصلح موعودؒ جہنم کے سات دروازوں کی تفسیر میں فرماتے ہیں:
”اور یہ جو سات دروازے بتائے ہیں ان سے مراد ضروری نہیں کہ سات ہی دروازے ہوں کیونکہ سات اور ستر کا ہند سہ عربوں میں تمکیل یا کثرت کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس محاورہ کے رو سے دوزخ کے سات دروازوں سے یہ مراد ہے کہ اس کے کثرت سے دروازے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مضامین کو واضح کرنے کی خاطر بعض جگہ اعداد کا یا ہندسوں کا استعمال کیا ہے۔ جیسے سبعة اجر: سات سمندر، ثلاثة قروع: تین حیض، تسعہ رھط: نو اشخاص، ثمانیۃ ازواج: آٹھ جوڑے وغیرہ وغیرہ۔

ان اعداد میں سے سات ستر اور سات سو کے ہند سے کا استعمال کثرت سے ہوا ہے۔ عربوں اور عجمیوں دونوں میں بالخصوص عربوں میں سات کا ہند سہ کثرت اور تمکیل اور کسی چیز کے گل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے سبعة اجر کے الفاظ قرآن کریم میں سات سمندر کے لئے استعمال ہوئے ہیں اور مراد اس سے دنیا کے گل سمندر ہیں۔ هفت اقیم ہفت کشور کا محاورہ ساری دنیا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں Seven times کا لفظ as یا Seven folds کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اگر کوئی خاتون کمل میک اپ اور سنگھار کے ساتھ ہو تو اس کے لئے سات سنگھار کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کہ مکمل آرائش کے ساتھ ہے۔ اسی طرح ماں میں اکثر اپنے بچوں کو کوئی بات یاد کرنے کے لئے یا تنبیہ کرنے کے لئے کہہ دیتی ہیں کہ میں نے تمہیں سات دفعہ یا ستر دفعہ کہا ہے کہ ایسا نہ کرو۔ تو اس سے مراد گن کر کچھ کہنا نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے ساتھ کہنا مراد

قرآن کریم میں استعمال

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی سات کے ہند سے کو دوسرے ہندسوں کی نسبت کثرت سے استعمال فرمایا ہے۔ جیسے:
سبعة اجر: سات سمندر یعنی دنیا کے گل سات سمندر (القمر: ۲۸)
سبعاً من المثلثي: بار بار پڑھی جانے والی یاد ہرائی جانے والی سات آیات (الاجر: ۸۸)

سبعة ابواب: جہنم کے سات دروازے (الاجر: ۲۸)
سبع سموات: سات آسمانوں کی تخلیق، ان کے تبعیج کرنے کا ذکر قرآن کریم میں سات جگہوں پر آتا ہے جیسے (البقرة: ۲۶۲۔ الملک: ۳)
سبع طرائق: سات راستے (المونون: ۱۸)
سبع شدراو: سات مضبوط آسمان (النساء: ۱۸)

بیوت الذکر کی طرف لگا رہے ۳۔ وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں ۵۔ پاکباز مرد جس کو عورت بدی کی طرف بلائے اور وہ اپنے آپ کو رو کر رکھے ۶۔ جس نے پوشیدہ طور پر صدقہ دیا اور ۷۔ خلوت میں اللہ کو یاد کرنے والا۔ (مسلم کتاب الرکوۃ)

حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال کے قحط کی طرح آنحضرت ﷺ کو بھی سات سال کے قحط کی خبر دی گئی تھی۔ حجاز میں یہ سخت قحط سات سال تک رہا تھا کہ بعض لوگ ان ایام میں مردار وغیرہ کھانے لگے۔ صحنتیں اس قدر بگڑ گئیں کہ آنکھوں کے آگے دھوئیں نظر آنے لگے۔ لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے پاس آ کر قبل ججاز کے لئے دعا کی درخواست کی اور آنحضرت ﷺ کی دعا کے طفیل یہ سات سالہ قحط میم ہوا۔ (خلاصہ از تفسیر کبیر جلد سوم ص ۳۲۰، زیر آیت یوسف: ۲۸)

حج کی عبادت میں سات کے ہند سے کا بار بار ذکر ہے جیسے خانہ کعبہ کے طوائف کے سات پکر، صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں، رمی الجمار کے وقت تین جمروہ کو سات سنکر مارنا وغیرہ۔

سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو نماز پڑھنے کی تاکید احادیث سے ملتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسٹح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بن نصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو پہنچن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پر وکر رکھتا ہے۔“ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے۔ جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی میں سے ان کے سائق بنانا کر اپنے عہد دیدار کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ دسمبر ۲۰۰۳ء)

دل میں نیک نیت باندھنے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں سات سے سات سو گناہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نیکیوں کے اجر کی

سبع سنابل: سات بالیاں (البقرۃ ۲۲۲)

سبع لیالی: سات راتیں (الحاقة ۸)

-صحابہ کہف کی گنٹی کے حوالہ سے سبعة کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں (الکہف ۲۳)

-اورصحابہ کہف کے ساتھ سونے والوں کو seven sleepers کہا جاتا ہے۔

سبعين مرہ: ستر مرتبہ مغفرت مانگنے کا ذکر ہے۔

احادیث میں استعمال

احادیث میں بھی سات کے ہند سے کا کثرت سے استعمال ملتا ہے۔ جیسے قرآن میں جہنم کے سات دروازوں کا ذکر ہے۔ ویسے احادیث میں جنت کے سات دروازوں اور ان کے درباؤں کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر سات حقوق کا ذکر ہے جیسے سلام کا جواب دینا عبادت کرنا وغیرہ۔ (بخاری)

ایک روایت میں یہ الفاظ یوں ملتے ہیں کہ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ جن سات باتوں کا حکم دیا انہیں عیادت، جنازہ میں شرکت، چھینک کا جواب، قسم پوری کرنا وغیرہ شامل ہیں اور جن سات باتوں سے روکا ان میں سے سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پانی پینے، سرخ رنگ کے ریشی گدوں پر بیٹھنے وغیرہ سے منع فرمایا۔ (بخاری کتاب الادب)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ ان سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ ۱۔ امام عادل ۲۔ جوانی میں عبادت کرنے والا ۳۔ جس کا دل

- بہشت کے سات چشمے جیسے کوثر، کافور، سلسبیل، نسیم، معین، زنجیل، حیم وغیرہ۔

- سات دھاتیں، سونا، چاندی، تابا، جست، لوہ، سیسیہ، رانگا۔

- موسیقی کے سات سُر مشہور ہیں جسے انگریزی ڈکشنری نے Seven Chords کے الفاظ میں محفوظ کیا ہے۔

- دنیا کے سات ادوار ہیں۔

- حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت آدمؑ کے دور کو سات ہزار سال کا قرار دیا ہے۔

- حضرت محمد ﷺ کی بعثت حضرت عیسیٰؑ کے سات سو سال بعد ہوئی۔

سات کے حوالہ سے محاورے اور امثال

سات کے ہندسے کا محاورہ اور امثال میں بھی اس کا استعمال دلچسپی سے خالی مضمون نہیں ہے۔ محاوروں میں بھی سات کا ہندسہ دوسرے ہندسوں سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔

- سات پشت یا سات پیڑھی۔ یعنی سات نسلیں

- سات پر دوں میں چھپا کر رکھنا۔ کسی چیز کو نہایت حفاظت سے رکھنا۔

- ہفت قلم۔ اعلیٰ درجے کا خوشنویں جو سات خطوط لکھنا جانتا ہو۔

- ہفت زبان۔ بہت سی زبانیں جانے والا۔

- اعداد کا علم رکھنے والوں نے حروف ابجد کو سات سات کے سیٹ بنانے کا پانچ سیٹ میں تقسیم کیا ہے۔ جیسے:

ہفت حروف آبی (برمشتمل سات حروف)

ہفت حروف آتشی (برمشتمل سات حروف)

ہفت حروف استعلا (برمشتمل سات حروف)

ہفت حروف خاکی (برمشتمل سات حروف)

ہفت حروف ہوائی (برمشتمل سات حروف)

- احکامات کی تعداد بارے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

- ”جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم

بشارت احادیث میں درج ہے۔

- اللہ کے رستے میں خرچ کرنے والے کو سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

- ایک جگہ دوزخ کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر قرار دی ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

- ایمان کی ستر شاخیں ہیں۔ (مسلم کتاب الایمان)

- جنگِ احمد میں آنحضرت ﷺ کو سات زخم آئے۔ جنگِ بدر میں ستر قیدی بنائے گئے۔ بڑھونہ میں ستر صحابہ (قراء) شہید ہوئے۔

سات کا ہندسہ اور کائنات

- سات آسمانوں کی بات قرآن کریم کے حصہ میں بیان ہوئی ہے۔ ہفت طبق یعنی آسمان کے سات طبق بیان کئے جاتے ہیں۔ زمین کی سات تمہیں مشہور ہیں۔ ہفتے کے سات دن ہیں۔ سبت کو ساتوں دن کہا جاتا ہے۔ جو سینپر کہلاتا ہے اسے یہود مذہبی عبادات اور اپنے آرام کے لئے بطور خاص دن مناتے ہیں اور Seven Day Adventists کا محاورہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتوں دن دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سات برج

- جسمانی پیدائش کے سات درجے یا سات ترقیات۔

- روحانی پیدائش کے بھی سات درجے ہیں۔ (تفیر کیر جلد ششم ص ۱۳۸ تا ۱۴۸)

- انسان کا دل ایک منٹ میں لگ بھگ ستر مرتبہ دھڑکتا ہے۔

- قوس قزح کے سات رنگ۔

- آسمان پر سات ستاروں کا جھرمٹ یا جھمکا۔

- دنیا کے سات بڑے عجائبات۔

- عرشِ بریں یا فردوس بریں کو ساتوں جنت یعنی Seven Heavens کہا جاتا ہے۔

خلافت اور رسول پاک کی نصیحت

ارشاد عریقی ملک

رسول پاک کی یہ بھی نصیحت
بھلا بیٹھی ہے دل سے آج امت

رہو گے تم یونہی جیسا پریشاں
نا جب تک تم میں ہو قائم خلافت

بکھر جاؤ جو تم فرقوں میں بٹ کر
چلے جانا کسی کھوہ میں سست کر
خدا کا گر خلیفہ کوئی پاؤ
تو رہنا اس کے قدموں سے چمٹ کر

درخواستِ دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افرادِ جماعت کی
باعزت بریت کیلئے درخواستِ دعا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانیِ قبول فرمائے
اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔
(کشتی نوح)

”اگرچہ حصولِ حقیقتِ اسلام کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم
و صلوٰۃ اور دعا اور تمام احکامِ الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم
عظمت و وحدانیت ذات اور معرفتِ شیعوں و صفاتِ جلالی و جمالی حضرت
باری عزٰ اسمہ و سیلة الوسائل اور سب کا موقف علیہ ہے کیونکہ جو شخص
غافل دل اور معرفتِ الٰہی سے بکھی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پاسکتا
ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یاد عاکرے یا اور خیرات کی طرف مشغول
ہو۔ ان سب اعمال صالحہ کا محکم تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے
وسائلِ دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اسی کے بنیں و بنات ہیں۔“
(آئینہ کمالاتِ اسلام از روحانی خزانہ جلد ۵ ص ۱۸۷-۱۸۸)

”یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اُس
نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت
اور ہر یک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ
انفراد اور اجتماع کے لحاظ ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت
کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لیے تیار کئے گئے
ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو اور جو شخص ان سب
حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے
دن موافق کے لاائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو
اور مسکینی سے قرآن کریم کا جواء اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا
اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ
موت سے نجّ جائے گا۔“ (از الہا وہام از روحانی خزانہ جلد ۳ ص ۵۲۸)

”قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوصاہ اور نواہی اور
احکامِ الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی
بیان کی ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۲ ص ۶۵۵)

(از کتاب 700 احکاماتِ خداوندی: مرتبہ حنفی احمد محمود ربی سلسلہ)

شراہیت بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 12 جنوری 1889ء میں ایک اشتہار بعنوان ”تکمیل تبلیغ“ شائع فرمایا جس میں وہ دس شرائط بیعت جو جماعت میں مشہور و معلوم ہیں اور اب ہر بیعت فارم پر چھپی ہوئی ہیں، تحریر فرمانیں اور وہ یہ ہیں۔

اول:

بیعت کنندہ سچے دل سے محمد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مغلوب رہے گا۔

چہارم:

یہ کہ عام خلق اللہ کے عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

سوم:

یہ کہ بلا ناخواستہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حقِ الدین نماز تجدید کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مدد و ملت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر ہر روزہ ورد بنائے گا۔

دوم:

یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آؤے۔

ہفتم:

یہ کہ تکبیر اور نحوت کو بکھی چھوڑ دے گا اور فردوتی اور عاجزی اور خوش خلقی اور جیسی اور مسکنی سے زندگی بر کرے گا۔

ششم:

یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوں سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکھی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللہُ اور قَالَ الرَّسُولُ کو اپنے ہر یک راہ میں دستورِ اعمل فرادر دے گا۔

پنجم:

یہ کہ ہر حالِ رنج و راحت اور عسراء اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ و فاداری کرے گا اور ہر حالتِ راضی بقضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور ذکر کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُمنیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

وہم:

یہ کہ اس عاجز سے عقدِ خوت مغضِ لہ کے باقرار طاعت د مرعوف باندھ کر اس پر تاوفت مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ خوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتہ اور تعلقوں اور تم خادمانِ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نہم:

یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں مغضِ لہ شغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا و اطاقتلوں اور نعمتوں سے نبی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

ہشتم:

یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

Goldsmith since 1940
114 London Road, Morden,
Surrey, SM4 5AX
Tel: 0208 5406101
Mob: 07717831652



www.dollsld.com
Jamaat 22 ct Gold Jewellery
available Gold price only no
making, no polish, nothing
extra

Diamond rings professional...

...Platinum, White gold and Yellow Gold



22ct Gold rings



Laser engraved with
English Translation



MENS Eternel rings and other styles with laser
engraved wording and English translation inside



کیا آپ اپنے لازمی چندہ جات شرح کے مطابق ادا کر رہے ہیں؟
درج ذیل وضاحت آپ کی رہنمائی کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

Monthly Income	Chanda Aam	Wassiyat (Amad)	Jalsa Salana
100	6.25	10.00	0.83
250	15.63	25.00	2.08
500	31.25	50.00	4.17
750	46.88	75.00	6.25
1000	62.50	100.00	8.33
1250	78.13	125.00	10.42
1500	93.75	150.00	12.50
1750	109.38	175.00	14.58
2000	125.00	200.00	16.67
2500	156.25	250.00	20.83
3000	187.50	300.00	25.00
4000	250.00	400.00	33.33